ارشاد باری تعالیٰ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا
اِذَا تَدَایَنۡتُمۡ بِدَیۡنٍ
اِلٰۤی اَجَلٍ مُّسَمًّی
فَاکۡتُبُوۡهُ ؕ

(سورۃ البقرہ:283)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو!
جب تم ایک معین مدت تک کے لئے
قرض کا لین دین کرو
تو اسے لکھ لیا کرو۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِهِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِهِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰهُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّةٌ

جلد 67

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

شمارہ 45

شرح چندہ
سالانہ 700 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

29 صفر 1440 ہجری قمری • 8 نبوت 1397 ہجری شمسی • 8 نومبر 2018ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2 نومبر 2018 کو مسجد بیت الرحیم، میری لینڈ (امریکہ) سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اسکا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت وتندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: کشتی نوح میں ہماری تعلیم کا جو حصہ ہے وہ ضرور ہر ایک احمدی کو پڑھنا چاہئے بلکہ پوری کشتی نوح ہی پڑھنی چاہئے

وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے
ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے، ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے
ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے

کشتی نُوح سے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام کے ارشاداتِ عالیہ

اے خدا کے طالب بندو! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے۔ یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو۔ کیا تم جذبات نفس سے بغیر یقینی تجلّی کے رُک سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو۔ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو۔ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفّارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کرا سکے کیا مریم کا بیٹا عیسیٰ ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا۔ اے عیسائیو ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے یسوع خود اپنی نجات کیلئے یقین کا محتاج تھا اور اُس نے یقین کیا اور نجات پائی۔ افسوس ہے اُن عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکا دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے حالانکہ وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں وہ نہیں جانتے کہ اُن کا کون خدا ہے بلکہ زندگی تو غفلت آمیز ہے شراب کی مستی اُن کے دماغ میں ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اُترتی ہے اُس سے وہ بے خبر ہیں اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں وہ اُس سے بے نصیب ہیں پس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آ سکتے اور نہ روح القدس تمہیں مل سکتا ہے۔ مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پا گئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے۔ مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا۔ گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہو سکتے کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہ آتش افشاں سے پتھر برستے ہیں یا بجلی پڑتی ہے یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کر رہی ہے پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر یا بجلی پر یا شیر پر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کر کے سزا کی راہ اختیار کر سکو یا صدق ووفا کا اُس سے تعلق توڑ سکو۔

اے وے لوگو جو نیکی اور راستبازی کیلئے بلائے گئے ہو تم یقیناً سمجھو کہ خدا کی کشش اُس وقت تم میں پیدا ہوگی اور اُسی وقت تم گناہ کے مکروہ داغ سے پاک کئے جاؤ گے جبکہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے شائد تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے یقین تمہیں ہرگز حاصل نہیں کیونکہ اُس کے لوازم حاصل نہیں وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اُٹھاتے جو اُٹھانا چاہئے تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہئے خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں زہر ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ اس فلاں بَن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اُس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اُس بَن کی طرف اُٹھ سکتا ہے۔ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاؤں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے۔ گناہ یقین پر غالب نہیں ہو سکتا اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اُس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان اُن پر چڑھ نہیں سکتا ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا۔ یقین دکھ اُٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اُتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے۔ یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے یقین خدا کو دکھاتا ہے ہر ایک کفّارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین ہے ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے۔ خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں اور اُس کا نشان دکھلانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں جس کی پیشگوئیاں صرف قصے ہیں اور وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی۔ جس طرح انسان نفسانی لذّات کا سامان دیکھ کر اُن کی طرف کھینچا جاتا ہے اِسی طرح انسان جب روحانی لذّات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کر دیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اُس کو سراسر ردّی دکھائی دیتی ہیں اور انسان اُسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جب کہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے ہر ایک بیباکی کی جڑھ بے خبری ہے جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا۔ اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پُرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے اِردگرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس گھر میں ٹھہر نہیں سکتا۔ تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کر کے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اُس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتا ہے چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ تم توبہ کی بیعت کر کے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اُتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اُس سے بے خبر ہو۔

(کشتی نوح، روحانی خزائن، جلد 19، صفحہ 66 تا 68)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر وپبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

خلافت کی نعمت اسلام کے دوراوّل میں اس وقت چھینی گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آگئی تھی
اب انشاء اللہ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس سے وہ لوگ محروم ہوجائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا نہیں کریں گے
پس اس نعمت کی قدر کریں اور اپنے اہل وعیال کو خلافت کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کرتے رہیں
اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں

ایک مؤمن کو نماز کا ایسا پابند ہونا چاہئے کہ پھر کبھی اس کی ادائیگی میں سستی نہ ہو

سالانہ اجتماع مجلس انصار اللہ بھارت منعقدہ 12-13-14 ؍اکتوبر 2018ء کے موقع پر
سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز خصوصی **پیغام**

پیارے ممبران مجلس انصار اللہ بھارت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ کہ آپ کو امسال بھی اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔اللہ تعالیٰ اسے ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور جملہ شاملین کو اس سے بھرپور استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔آمین۔

اللہ تعالیٰ کا یہ عظیم الشان احسان ہے کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔آپ نے جماعت کو اپنے اس دنیا سے جانے کی غمناک خبر کے ساتھ یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ:

’’قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا وے سو اَب ممکن نہیں کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔‘‘ (رسالہ الوصیت، روحانی خزائن، جلد 20، صفحہ 305)

پس آپ کو مبارک ہو کہ آپ خلافت احمدیہ کے ساتھ وابستہ ہیں جسے تا قیامت شان وشوکت کے ساتھ قائم رہنا ہے۔یہ ایسا بابرکت نظام ہے جس کے بغیر دینی ترقی نہیں ہوسکتی۔جماعت کی وحدت بھی اس کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی۔یہ خلافت ہی کی برکت ہے کہ سب دنیا میں اسلام کی خوبصورت تعلیم پہنچ رہی ہے۔ایم ٹی اے کے ذریعہ جماعت کا خلیفہ وقت سے تعلق ہر آن مضبوط تر ہورہا ہے اور ہر پہلو سے اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے ہم ہر روز دیکھ رہے ہیں۔خلافت کی نعمت اسلام کے دور اوّل میں اس وقت چھینی گئی تھی جب دنیاداری زیادہ آگئی تھی۔اب انشاء اللہ یہ فیض تو خدا تعالیٰ جاری رکھے گا لیکن اس سے وہ لوگ محروم ہوجائیں گے جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا نہیں کریں گے۔ان شرائط پر عمل نہیں کریں گے جو خلافت کے انعام کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے رکھی ہیں۔پس اس نعمت کی قدر کریں اور اپنے اہل وعیال کو خلافت کی اہمیت اور برکات سے آگاہ کرتے رہیں۔اللہ کرے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق خلافت کے انعام کو سنبھالنے والے ہوں۔

یہ بھی یاد رکھیں کہ خلافت کا وعدہ ان لوگوں سے ہے جو اللہ تعالیٰ کا حق ادا کرنے والے ہوں اور پہلا حق یہ ہے کہ یَعْبُدُوْنَنِیْ۔وہ میری عبادت کریں گے۔پس اگر اس نعمت سے فائدہ اٹھانا ہے تو پانچ وقت اپنی نمازوں کی حفاظت کریں۔قرآن شریف نے اسے ایسی فرض عبادت قرار دیا ہے جس کی بروقت ادائیگی لازمی ہے۔احادیث میں بھی نماز کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ایک دفعہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مثال کے ذریعہ نماز کی اہمیت بیان فرمائی۔آپ نے فرمایا کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ اگر کسی کے دروازے کے پاس سے نہر گزر رہی ہو اور وہ اس میں پانچ بار روزانہ نہائے تو اس کے جسم پر کوئی میل رہ جائے گی؟ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! یقیناً! کوئی میل نہیں رہے گی۔اس پر آپ نے فرمایا تو پھر یہی مثال پانچ نمازوں کی ہے۔اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہ معاف کرتا اور کمزوریاں دور کرتا ہے۔ (صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلوٰۃ)

مسجدوں کو آباد کرنے کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے۔اسلام نے مردوں کو نماز باجماعت کی تعلیم دی ہے۔اس سے وحدت پیدا ہوتی ہے۔ایک حدیث میں نماز باجماعت کا اکیلے نماز پڑھنے کی نسبت ستائیس گنا زیادہ ثواب بیان کیا گیا ہے۔ایک مؤمن کو نماز کا ایسا پابند ہونا چاہئے کہ پھر کبھی اس کی ادائیگی میں سستی نہ ہو۔جب انسان مستقل مزاجی سے نماز ادا کرتا ہے تو اسے اسکی لذت بھی عطا کی جاتی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

’’نمازوں کی پابندی کرو اور توبہ واستغفار میں مصروف رہو۔نوع انسان کے حقوق کی حفاظت کرو۔اور کسی کو دکھ نہ دو۔راستبازی اور پاکیزگی میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ ہر قسم کا فضل کر دے گا۔عورتوں کو بھی اپنے گھروں میں نصیحت کرو کہ وہ نماز کی پابندی کریں۔‘‘ (ملفوظات، جلد 3، صفحہ 434)

پس خود بھی نمازوں کے پابند بنیں اور اہل وعیال کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔

پھر انصار اللہ کی ایک اہم ذمہ داری تربیت اولاد ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے پیارے مریدوں کو اولاد کو خادم دین بنانے، ان کی تربیت کی فکر کرنے، ان کے عقائد کی اصلاح اور اخلاق کی درستی کی نصیحت فرمائی ہے۔آپ چاہتے تھے کہ اولاد کی پیدائش سے پہلے مرد وعورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔

ایک روایت ہے کہ ایک احمدی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو خط لکھا کہ ان کے ایک زیر تبلیغ دوست کی تین بیویاں ہیں لیکن اولاد نہیں۔وہ اس شرط پر بیعت پر آمادہ ہوئے ہیں کہ حضور کی دعا سے ان کی پہلی بیوی سے لڑکا پیدا ہو۔انہیں جوابی خط موصول ہوا کہ حضور نے دعا کی ہے اور فرمایا کہ آپ کو بیٹا عطا ہوگا لیکن شرط یہ ہے کہ زکریا والی توبہ کریں۔چنانچہ ان صاحب نے بے دینی کی زندگی چھوڑ دی۔شراب نوشی اور رشوت خوری ترک کردی اور نماز روزے کے پابند ہوگئے۔اللہ تعالیٰ نے انہیں حضور کی دعا سے لڑکا عطا فرمایا۔نیز اولاد کے ساتھ ساتھ انہیں اور علاقے کے بہت سے اور لوگوں کو بیعت کی بھی توفیق عطا فرمائی۔

(خلاصہ روایت نمبر 241 سیرت المہدی جلد اوّل)

پس والدین کو نیکی کا عمدہ نمونہ دکھانا چاہئے۔اللہ تعالیٰ نیکی کا پھل عطا فرماتا ہے۔اس کی یہ بھی سنت ہے کہ وہ صادقوں اور راستبازوں کی اولاد کو بھی ان کی نیکی کا اجر دیتا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’وہ کام کرو جو اولاد کیلئے بہترین نمونہ اور سبق ہو اور اس کیلئے ضروری ہے کہ سب سے اوّل خود اپنی اصلاح کرو۔اگر تم اعلیٰ درجہ کے متقی اور پرہیزگار بن جاؤ گے اور خدا تعالیٰ کو راضی کرلو گے تو یقین کیا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کے ساتھ بھی اچھا معاملہ کرے گا۔قرآن شریف میں خضر اور موسیٰ علیہما السلام کا قصہ درج ہے کہ ان دونوں نے مل کر ایک دیوار کو بنا دیا جو یتیم بچوں کی تھی وہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا کہ ان کا والد صالح تھا۔یہ ذکر نہیں کیا کہ وہ کیسے تھے۔پس اس مقصد کو حاصل کرو۔اولاد کیلئے ہمیشہ اس کی نیکی کی خواہش کرو۔‘‘ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 444 تا 445)

اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام نیک نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اپنے فضلوں سے نوازے۔آمین

والسلام خاکسار

مرزا مسرور احمد

خلیفۃ المسیح الخامس

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ میرا عقیدہ ہے اور لٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ پر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نسبت میرا ایمان ہے......میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا خدا اور رسول پر وہ یقین ہے کہ
اگر اس زمانہ کے تمام ایمانوں کو ترازو کے ایک پلہ میں رکھا جائے اور میرا ایمان دوسرے پلہ میں تو بفضلہٖ تعالیٰ یہی پلہ بھاری ہوگا

(کرامات الصادقین، روحانی خزائن، جلد 7، صفحہ 67)

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

طالب دعا:
SYED IDRIS AHMED s/o SYED MANSOOR AHMED & FAMILY
Jama'at Ahmadiyya Tiruppur (Tamil Nadu)

خطبہ جمعہ

● بدظنی جو ہے اگر یہ دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں، اکائی پیدا ہو جائے، وحدت پیدا ہو جائے ● عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانا ہے تو اس کیلئے بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان برائیوں سے رُکے اور نیکیوں کو اپنائے، یہ تقویٰ ہے ● صرف اعتقاد کام نہیں آئے گا، اصل چیز عمل ہے جس کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے، پس اسلام لانا کافی نہیں ہے، احمدی ہونا کافی نہیں ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے ● آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ جو ہیں یہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے پیچھے بھی چلو گے وہ تمہیں صحیح رستے کی طرف لے جائے گا

”یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے
اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے“

”خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے“

یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے

”یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو“

یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں، ان کی پیشگوئیاں سو سال پہلے ہو چکی ہیں، اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے   جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

”خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے“

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 26 اکتوبر 2018ء بمطابق 26 اخاء 1397 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت السمیع، ہیوسٹن (امریکہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ- اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

اللہ تعالیٰ کا یہ ہم پر بڑا احسان ہے کہ اس نے ہمیں اپنے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس غلام صادق کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'ہمارے مہدی' کے الفاظ سے خطاب فرمایا، یا یاد فرمایا۔ (سنن الدار قطنی، جلد اوّل، صفحہ 51، حدیث 1777، کتاب العیدین، مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2003ء) یہ پیار اور قرب کے اظہار کا اعلیٰ مقام ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے 'ہمارا' کہہ کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور مہدی معہود علیہ السلام کو عطا فرمایا۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے لٹریچر میں اسلام کے اعلیٰ ترین مذہب ہونے کے بارے میں بیان فرمایا ہے اور اعتراض کرنے والوں کے اعتراض انہی پر الٹا کر یہ ثابت فرمایا کہ آج حقیقی اور اللہ تعالیٰ کا قرب دلانے والا اور گناہوں سے نجات دلانے والا اگر کوئی مذہب ہے، اور مذہب ہے یقیناً، تو وہ صرف اسلام ہے، وہاں اپنوں کی تربیت کے لئے بھی بے شمار تقاریر، تحریروں اور مجالس میں بے شمار ارشادات فرمائے جو ہمارے لئے قدم قدم پر رہنما ہیں اور ہدایت کے سامان ہیں۔

آپؑ نے اپنے ماننے والوں کو بڑے درد کے ساتھ بیعت کا حق ادا کرنے اور حقیقی مومن بننے کی طرف رہنمائی فرمائی۔ یہ وہ ارشادات ہیں جنہیں ہمیں باقاعدہ اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور یہی ہماری روحانی تربیت کا ذریعہ ہے۔ یہی ذریعہ ہے جس کے ذریعہ سے ہم دین کا ادراک بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم خدا تعالیٰ کے قرب پانے کے راستے بھی تلاش کر سکتے ہیں۔ یہی ذریعہ ہے جس سے ہم قرآن کریم کے اسرار و معارف تک پہنچ سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کو پہچان سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی اعتقادی حالتوں کو درست کر سکتے ہیں۔ اور یہی ذریعہ ہے جس سے ہم اپنی عملی حالتوں میں بہتری لا سکتے ہیں۔ یہ بڑی بدقسمتی ہوگی اگر ہم اس خزانے کے ہوتے ہوئے اس سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں جو طاقت اور قوتِ قدسی ہے اس کا اثر کسی اَور کے الفاظ میں نہیں ہو سکتا۔ اور کیوں نہ ہو! یہی تو وہ امام ہے جسے اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں اسلام کی نشاۃِ ثانیہ اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کیلئے اس زمانے میں بھیجا ہے۔ پس یہ ہمارا، جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت میں آنے کا دعویٰ کرتے ہیں، یہ فرض ہے کہ آپؑ کے الفاظ کو پڑھیں، سنیں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اپنی حالتوں کو اس معیار پر لے کر آئیں جس کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہم سے توقع کی ہے۔

اس وقت میں آپؑ کے چند ارشادات پیش کروں گا جو ہماری زندگیوں کا لائحہ عمل ہیں۔ ایک مقصد ہے جو آپ نے ہمیں ہمارے سامنے رکھا اور بیان فرمایا کہ ایک احمدی کا کیا معیار ہونا چاہئے، اسے کیسا ہونا چاہئے۔ آجکل کی مادی دنیا میں ان باتوں کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ جاتی ہے جبکہ ہم میں سے بعض کی ترجیحات بھی دنیا کی طرف زیادہ ہو گئی ہیں اور دین کو اتنی اہمیت نہیں دی جاتی۔ اعتقادی لحاظ سے ہم اپنے آپ کو احمدی مسلمان کہتے ہیں، لیکن عملی کمزوریاں ہم میں بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں ہر کوئی اپنا جائزہ لے سکتا ہے کہ ہم کہاں کھڑے ہیں اور ہمیں کہاں ہونا چاہئے۔

تقویٰ کیا ہے؟ تقویٰ کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ نیکی کیا ہے؟ نیکی کا معیار کیا ہونا چاہئے؟ ہماری ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اس کے بارے میں ایک جگہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ

سچا تقویٰ جس سے خدا تعالیٰ راضی ہو اس کے حاصل کرنے کے لئے بار بار اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ۔ کہ اے ایمان لانے والو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور پھر یہ بھی کہا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: 129) یعنی اللہ تعالیٰ ان کی حمایت اور نصرت میں ہوتا ہے جو تقویٰ اختیار کریں۔

فرماتے ہیں کہ ”تقویٰ کہتے ہیں بدی سے پرہیز کرنے کو اور مُحْسِنُوْن وہ ہوتے ہیں جو اتنا ہی نہیں کہ بدی سے پرہیز کریں بلکہ نیکی بھی کریں اور پھر یہ بھی فرمایا۔ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى (یونس: 27) یعنی ان نیکیوں کو بھی سنوار سنوار کر کرتے ہیں۔“

فرماتے ہیں کہ ”مجھے یہ وحی بار بار ہوئی۔ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِيْنَ هُمْ مُّحْسِنُوْنَ (النحل: 129) اور اتنی مرتبہ ہوئی ہے کہ میں گن نہیں سکتا۔“ آپ فرماتے ہیں ”......خدا جانے دو ہزار مرتبہ ہوئی ہو۔ اس

سے غرض یہی ہے کہ تا جماعت کو معلوم ہو جاوے کہ صرف اس بات پر ہی فریفتہ نہیں ہونا چاہئے کہ ہم اس جماعت میں شامل ہو گئے یا صرف خشک خیالی ایمان سے راضی ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کی معیت اور نصرت اسی وقت ملے گی جب سچا تقویٰ ہو اور پھر نیکی ساتھ ہو۔‘‘

فرمایا ’’یہ فخر کی بات نہیں کہ انسان اتنی ہی بات پر خوش ہو جاوے کہ (مثلاً) وہ زنا نہیں کرتا یا اس نے خون نہیں کیا (کسی کو قتل نہیں کیا) چوری نہیں کی۔‘‘ فرماتے ہیں ’’یہ کوئی فضیلت ہے کہ برے کاموں سے بچنے کا فخر حاصل کرتا ہے؟‘‘ یہ کوئی بات نہیں ہے، اس کی کوئی اہمیت نہیں ہے کہ ہم برے کاموں سے بچے ہوئے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ ’’دراصل وہ جانتا ہے‘‘ کرنے والا اگر یہ کام نہیں کرتا ’’......وہ جانتا ہے کہ چوری کرے گا تو...... قانون کی رُو سے زندان میں جاوے گا۔‘‘ یعنی قید ہوگا، پکڑا جائے گا، سزا ملے گی۔ فرماتے ہیں کہ ’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ایسی چیز کا نام نہیں ہے کہ برے کام سے ہی پرہیز کرے۔ (اتنا ہی اسلام نہیں) بلکہ جب تک بدیوں کو چھوڑ کر نیکیاں اختیار نہ کرے وہ اس روحانی زندگی میں زندہ نہیں رہ سکتا۔ نیکیاں بطور غذا کے ہیں۔ جیسے کوئی شخص بغیر غذا کے زندہ نہیں رہ سکتا اسی طرح جب تک نیکی اختیار نہ کرے تو کچھ نہیں۔‘‘ بدیاں چھوڑو اور نیکیاں کرو تو تب روحانی زندگی ملتی ہے۔

بعض برائیاں کس طرح انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتی ہیں جو انسان محسوس بھی نہیں کر رہا ہوتا لیکن ایک وقت میں وہ انہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی پکڑ میں آ جاتا ہے۔ اس کے بارے میں بیان فرماتے ہوئے آپؑ فرماتے ہیں کہ بعض گناہ موٹے موٹے ہوتے ہیں مثلاً جھوٹ بولنا، زنا کرنا، خیانت کرنا، جھوٹی گواہی دینا اور اتلاف حقوق (لوگوں کے حق مارنا)، شرک کرنا وغیرہ۔ لیکن بعض گناہ ایسے باریک ہوتے ہیں کہ انسان ان میں مبتلا ہوتا ہے اور سمجھتا ہی نہیں۔ جوان سے بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اسے پتہ نہیں لگتا کہ گناہ کرتا ہے‘‘۔ عمر گزر جاتی ہے گناہ کرتے ہوئے، چھوٹے چھوٹے گناہ سمجھتا ہے۔ پتہ ہی نہیں لگ رہا ہوتا۔ مثلاً آپؑ نے مثال دی کہ گِلہ کرنے کی عادت ہوتی ہے۔ شکوہ کرنا، چھوٹی چھوٹی باتوں پر رنج کا اظہار کرنا۔ اِدھر اُدھر باتیں کرنا اس نے یہ کہہ دیا اس نے وہ کہہ دیا۔ فرماتے ہیں کہ ’’ایسے لوگ اس کو بالکل ایک معمولی اور چھوٹی سی بات سمجھتے ہیں حالانکہ قرآن شریف نے اس کو بہت ہی بڑا اقرار دیا ہے‘‘۔ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں، جو شکایتیں ہیں گلہ کرنا، شکوہ کرنا آخر میں چغلی بن جاتا ہے۔ اس لئے قرآن شریف نے اس کو بہت بڑا اقرار دیا ہے۔’’ چنانچہ فرمایا ہے اَيُحِبُّ اَحَدُكُمۡ اَنۡ يَّاۡكُلَ لَحۡمَ اَخِيۡهِ مَيۡتًا (الحجرات:13) خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو‘۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ تم اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھاؤ۔ آپ فرماتے ہیں کہ ’’خدا تعالیٰ اس سے ناراض ہوتا ہے کہ انسان ایسا کلمہ زبان پر لاوے جس سے اس کے بھائی کی تحقیر ہو‘ اس سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتا ہے ’’اور ایسی کارروائی کرے جس سے اس کو حرج پہنچے‘‘، یعنی صرف باتیں ہی نہیں ہوں کیونکہ باتیں پھر دوسرے کو نقصان پہنچانے والی بھی ہوتی ہیں، شکوے اور گلے شروع ہوتے ہیں، ایک دوسرے کی بدظنیاں شروع ہوتی ہیں، چغلیاں کرنی شروع ہوتی ہیں اور پھر انسان ایسی حالت میں پہنچ جاتا ہے جہاں وہ یہ کوشش کرتا ہے کہ دوسرے کو نقصان بھی پہنچائے۔

آپؑ فرماتے ہیں ’’ایک بھائی کی نسبت ایسا بیان کرنا جس سے اس کا جاہل اور نادان ہونا ثابت ہو یا اس کی عادت کے متعلق خفیہ طور پر بے غیرتی یا دشمنی پیدا ہو یہ سب برے کام ہیں۔ فرمایا ایسا ہی بخل ہے، غضب ہے، یہ سب برے کام ہیں کنجوسی ہے، غصہ میں آنا ہے، یہ سب برے کام ہیں۔’’ پس اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے موافق پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان ان سے پرہیز کرے اور ہر قسم کے گناہوں سے جو خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے، بچتا رہے‘‘۔ خواہ آنکھوں سے متعلق ہوں یا کانوں سے، ہاتھوں سے یا پاؤں سے کوئی بھی قصور نہ ہو۔ کسی بھی عضو سے گناہ ہو رہا ہو ان سے بچتا رہے۔’’ کیونکہ فرمایا ہے وَلَا تَقۡفُ مَا لَيۡسَ لَكَ بِهٖ عِلۡمٌ اِنَّ السَّمۡعَ وَالۡبَصَرَ وَالۡفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنۡهُ مَسۡئُوۡلًا (بنی اسرائیل:37) یعنی جس بات کا علم نہیں خواہ نخواہ اس کی پیروی مت کرو۔ کیونکہ کان، آنکھ، دل اور ہر ایک عضو سے پوچھا جاوے گا۔‘‘ مرنے کے بعد انسان اللہ کے پاس جائے گا تو ان چیزوں سے سوال ہوں گے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’بہت سی بدیاں صرف بدظنی سے ہی پیدا ہو جاتی ہیں۔ ایک بات کسی کی نسبت سنی اور جھٹ یقین کر لیا‘‘ بغیر تحقیق کے، فرمایا ’’یہ بہت بُری بات ہے۔ جس بات کا قطعی علم اور یقین نہ ہو اس کو دل میں جگہ مت دو۔ یہ اصل بدظنی کو دور کرنے کیلئے ہے کہ جب تک مشاہدہ اور فیصلہ صحیح نہ کرے نہ دل میں جگہ دے اور نہ ایسی بات زبان پر لائے۔‘‘ فرمایا ’’یہ کیسی محکم اور مضبوط بات ہے۔ بہت سے انسان ہیں جو زبان کے ذریعہ پکڑے جائیں گے‘‘۔ پس بدظنی جو ہے اگر یہ دور ہو جائے تو ہمارے معاشرے کے آدھے فساد اور جھگڑے اور رنجشیں دور ہو جائیں۔ اکائی پیدا ہو جائے، وحدت پیدا ہو جائے۔ آپ فرماتے ہیں ’’یہاں دنیا میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ بہت سے آدمی محض زبان کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور انہیں بہت کچھ ندامت اور نقصان اٹھانا پڑتا ہے‘‘۔ کوئی بات کہی اور پکڑے گئے اور بات سچی نہیں نکلتی پھر شرمندگی ہوتی ہے، سچ ثابت نہیں ہوتا۔ اس لئے بہتر ہے کہ بدظنی نہ کرو۔ دوسرے کے متعلق اچھے خیال رکھو۔ یا کوئی بات سنو تو تحقیق کر لیا کرو۔ انسان کمزور ہے بعض خیالات دل میں آ جاتے ہیں لیکن اگر ان پر عمل نہ کرے انسان تو اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ صرف خیالات کے آنے سے پکڑ نہیں کرتا بلکہ اس پر عمل کرنے کی وجہ سے پکڑ ہوتی ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح پکڑ کرتا ہے آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’دل میں جو خطرات اور سرسری خیال گزر جاتے ہیں ان کے لئے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ مثلاً کسی کے دل میں گزرے کہ فلاں مال مجھے مل جاوے تو اچھا ہے۔ یہ ایک قسم کا لالچ تو ہے لیکن محض اتنے ہی خیال پر جو طبعی طور پر دل میں آئے اور گزر جاوے کوئی مؤاخذہ نہیں۔ لیکن جب ایسے خیال کو دل میں جگہ دیتا ہے اور پھر عزم کرتا ہے کہ کسی نہ کسی حیلے سے وہ مال ضرور لینا چاہئے ......‘‘، غلط طریقے سے مال کمانا ہے، یہ خیال آ جائے کہ اگر میرا ٹیکس اتنا بنتا ہے، اس میں اتنی کمی کر دوں تو میرے پاس اتنی بچت ہو جائے گی۔ خیال آنا تو کوئی بات نہیں، اللہ تعالیٰ نہیں پکڑتا لیکن اگر اس پر عمل کیا، ٹیکس چوری کیا، حکومت کو نقصان پہنچایا یا سچ نہیں بولا، اپنے چندوں میں اپنی آمد کو کم لکھوایا تو پھر اللہ تعالیٰ پکڑتا ہے۔ اور بہت سارے ایسے تجربے ہیں، بہت سارے لوگوں کی مثالیں ہیں جن کی پھر آمدنی بھی اسی طرح آہستہ آہستہ کم ہو جاتی ہے اور اسی سطح پر آ جاتی ہے جس پہ وہ اپنی آمدنی ظاہر کر رہا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کے حضور قربانی میں بھی اور حکومت کے حق ادا کرنے میں بھی۔ فرمایا ’’تو پھر یہ گناہ قابل مؤاخذہ ہے۔ غرض جب دل عزم کر لیتا ہے تو اس کیلئے شرارتیں اور فریب کرتا ہے۔‘‘ دنیاداروں میں، دنیاوی لالچوں میں بھی، کاروباری لوگ ہیں یا دوسرے لوگ ہیں کسی چیز کو حاصل کرنے کیلئے غلط طریقے سے جب دل میں خیال آتا ہے، اس پر عمل کرنا شروع کرتے ہیں، پروگرام بنانا شروع کرتے ہیں، سکیمیں بنانی شروع کرتے ہیں۔ تو پھر فرمایا کہ ’’یہ گناہ قابل مؤاخذہ لکھا جاتا ہے۔ پس یہ اس قسم کے گناہ ہیں جو بہت ہی کم توجّہی کے ساتھ دیکھے جاتے ہیں اور یہ انسان کی ہلاکت کا موجب ہو جاتے ہیں۔ بڑے بڑے اور کھلے گناہوں سے تو اکثر پرہیز کرتے ہیں‘‘۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ بہت سے آدمی ایسے ہوں گے جنہوں نے کبھی خون نہیں کیا ہوگا، کسی کو قتل نہیں کیا ہوگا، نقب زنی نہیں کی، چوری نہیں کی، ڈاکہ نہیں ڈالا یا اور اس قسم کے بڑے گناہ نہیں کئے لیکن سوال یہ ہے کہ وہ لوگ کتنے ہیں جنہوں نے کسی کا گِلہ نہیں کیا، کوئی شکوہ نہیں کیا، کسی کے پیچھے کوئی بات نہیں کی، بدظنی نہیں کی، وہ لوگ کتنے ہیں؟ یا کسی اپنے بھائی کی ہتک کر کے اس کو رنج نہیں پہنچایا، کسی کو جذباتی ٹھیس نہیں پہنچائی، یہ لوگ کتنے ہیں؟ یا جھوٹ بول کر خطا نہیں کی۔ اب جھوٹ کی بھی بڑی قسمیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو تو یہ کہا ہے، ایک مومن کو کہا ہے کہ ہلکا سا بھی جھوٹ نہیں بولنا، تمہاری ہر بات میں سچائی ہونی چاہئے۔ فرماتے ہیں یا کم از کم دل کے خطرات پر استقلال نہیں کیا، جو بھی دل میں باتیں پیدا ہوتی ہیں ان پر پھر قائم نہیں رہے۔ کتنے لوگ ہوں گے ایسے؟ آپؑ فرماتے ہیں کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ ایسے لوگ بہت ہی کم ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں جنہوں نے کسی کو رنج نہ پہنچایا ہو، کسی کا شکوہ نہ کیا ہو، بدظنی نہ کی ہو، جھوٹ نہ بولا ہو، دل میں برے خیالات نہ لائے ہوں۔ فرماتے ہیں ایسے بہت کم لوگ ہوں گے جو ان باتوں کی رعایت رکھتے ہوں اور خدا تعالیٰ سے ڈرتے ہوں۔ یہ سب کام اگر نہیں کرتے تو اس وجہ سے نہیں کرتے کہ اللہ تعالیٰ کا ڈر اور خوف ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں کہ ورنہ کثرت سے ایسے لوگ ملیں گے جو تقریباً جھوٹ بولتے ہیں اور ہر وقت ان کی مجلسوں میں دوسروں کا شکوہ اور شکایت ہوتا رہتا ہے اور وہ طرح طرح سے اپنے کمزور اور ضعیف بھائیوں کو دکھ دیتے ہیں۔ آپ اپنی مجالس کا جائزہ لے لیں۔ ہر کوئی خود دیکھے تو نظر آئے گا کہ بیٹھ کے لوگوں کی برائیاں کی جاتی ہیں، تضحیک کی جاتی ہے، چھوٹی چھوٹی باتوں کو اچھالا جاتا ہے، اس پر ہنسی ٹھٹھہ کیا جاتا ہے اور پھر اسی وجہ سے پھر رنجشیں پیدا ہوتی ہیں۔ پس یہ ہے نیکیوں کا معیار کہ ان چیزوں سے بچنا ہے جن سے بچنے کی ایک مومن سے توقع کی جاتی ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ پہلا مرحلہ یہ ہے کہ انسان تقویٰ اختیار کرے۔‘‘ فرمایا ’’مَیں اس وقت برے کاموں کی تفصیل بیان نہیں کر سکتا۔ قرآن شریف میں اول سے آخر تک اوامر اور نواہی اور احکام الٰہی کی تفصیل موجود ہے۔‘‘ کیا کام کرنے ہیں کیا نہیں کرنے ان کی تفصیل قرآن کریم میں موجود ہے اور ایک مومن کو قرآن شریف پڑھنا چاہئے اور سمجھنا بھی چاہئے۔ فرمایا کہ ’’اور کئی سو شاخیں مختلف قسم کے احکام کی بیان کی ہیں۔ خلاصۃً یہ کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کو ہرگز منظور نہیں کہ زمین پر فساد کریں۔ اللہ تعالیٰ دنیا پر وحدت پھیلانا چاہتا ہے لیکن جو شخص اپنے بھائی کو رنج پہنچاتا ہے، ظلم اور خیانت کرتا ہے وہ وحدت کا دشمن ہے۔‘‘ اکائی نہیں پیدا ہو سکتی اس سے، محبت نہیں پیدا ہو سکتی، بھائی چارہ نہیں پیدا ہو سکتا۔ فرمایا کہ ’’وہ وحدت کا دشمن ہے۔ جب تک یہ بدخیال دل سے دور نہ ہوں کبھی ممکن نہیں کہ سچی وحدت پھیلے۔ اس لئے اس مرحلہ کو سب سے اوّل رکھا‘‘۔ ایک جماعت ہونے میں یہی برکت ہے کہ ایک اکائی قائم ہو، وحدت قائم ہو اور یہی مقصد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کا اور یہی مقصد تھا مہدی معہود کے آنے کا کہ مسلمانوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کریں۔ امّت واحدہ بنائیں۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’یہ بھی عموماً دیکھا گیا ہے کہ اکثر لوگ ایک مجلس میں بیٹھے ہوئے جب اس قسم کی باتوں کو سنتے ہیں تو ان کے دل متاثر ہو جاتے ہیں اور وہ اچھا بھی سمجھتے ہیں۔‘‘ یعنی کہ نیکی کی باتیں جو کی جا رہی ہیں سنتے ہیں، اس وقت خطبہ دیا جا رہا ہے، بیٹھے ہیں لوگ سن رہے ہیں، دل متاثر ہو جاتے ہیں بعضوں کے، اکثریت کے ہوتے ہیں۔ لوگ مجھے لکھتے بھی رہتے ہیں۔ لیکن فرمایا ’’......لیکن جب اس مجلس سے الگ ہوتے

ہیں اور اپنے احباب اور دوستوں سے ملتے ہیں تو پھر وہی رنگ ان میں آ جاتا ہے اور اُن سنی ہوئی باتوں کو یکدم بھول جاتے ہیں۔‘‘ جو نیکی کی باتیں سن کے آتے ہیں انہیں بھول جاتے ہیں اس لئے مَیں کہتا ہوں کہ بار بار ہمیں یہ باتیں دہرانی چاہئیں اور سامنے رکھنی چاہئیں تا کہ بھولنے سے پہلے یاددہانی ہو جائے۔ اور فرمایا کہ ’’......وہی پہلا طرز عمل اختیار کرتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہئے۔ جن صحبتوں اور مجلسوں میں ایسی باتیں پیدا ہوں ان سے الگ ہو جانا ضروری ہے اور ساتھ ہی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہئے کہ ان تمام بُری باتوں کے اجزاء کا علم ہو کیونکہ طلب شئے کے لئے علم کا ہونا سب سے اوّل ضروری ہے‘‘۔ یعنی کسی چیز کی آدمی خواہش کر رہا اور اس کی طلب کر رہا ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اس کا علم بھی ہو کہ وہ چیز ہے کیا؟ اچھی ہے یا بری ہے۔ اچھائی کا بھی علم ہونا چاہئے اور برائی کا بھی علم ہونا چاہئے تا کہ اگر بری ہے تو چھوڑ دے اور اچھی ہے تو اس کو اپنا لے۔

فرمایا کہ ’’جب تک کسی چیز کا علم نہ ہو اسے کیونکر حاصل کر سکتے ہیں۔ قرآن شریف نے بار بار تفصیل دی ہے۔ پس بار بار قرآن شریف کو پڑھو، اور تمہیں چاہئے کہ برے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا، (بدیوں سے بچنا) جب تم ایسی سعی کرو گے، (کوشش کرو گے) تو اللہ تعالیٰ پھر تمہیں توفیق دے گا (بچنے کی) اور وہ کافوری شربت تمہیں دیا جاوے گا جس سے تمہارے گناہ کے جذبات بالکل سرد ہو جائیں گے۔‘‘ کافور کے بارے میں حکماء کہتے ہیں کہ جذبات کو ٹھنڈا کرنے کیلئے یہ استعمال ہوتا ہے۔ لوگ دوائیوں میں بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہاں روحانی بیماری کیلئے بھی آپ نے اس کی مثال دی ہے کہ جب برائیوں سے بچو گے تو یہی تمہارے لئے کافوری شربت بن جائے گا جس سے آہستہ سے تمہارے گناہ ٹھنڈے ہوتے جائیں گے، ختم ہوتے جائیں گے۔‘‘ اس کے بعد نیکیاں ہی سرزد ہوں گی۔ جب تک انسان متقی نہیں بنتا یہ جام اسے نہیں دیا جاتا اور نہ اس کی عبادات اور دعاؤں میں قبولیت کا رنگ پیدا ہوتا ہے‘‘۔ عبادتوں اور دعاؤں کو قبول کروانا ہے تو اس کیلئے بنیادی چیز یہی ہے کہ انسان برائیوں سے رُکے اور نیکیوں کو اپنائے۔ یہ تقویٰ ہے۔ دعائیں قبول کرانے کیلئے بھی یہ ضروری شرط ہے‘‘ کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّمَا یَتَقَبَّلُ اللّٰہُ مِنَ الۡمُتَّقِیۡنَ (المائدۃ:28) یعنی بیشک اللہ تعالیٰ متقیوں ہی کی عبادات کو قبول فرماتا ہے۔ یہ بالکل سچی بات ہے کہ نماز روزہ بھی متقیوں ہی کا قبول ہوتا ہے۔ ان عبادات کی قبولیت کیا ہے اور اس سے مراد کیا ہے؟‘‘ اس کی وضاحت کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا کہ نماز کی قبولیت سے مراد یہ ہے کہ نماز کے اثرات اور برکات نماز پڑھنے والے میں پیدا ہو گئے ہیں اور جب تک وہ برکات اور اثرات پیدا نہ ہوں تو نری ٹکریں ہیں۔ فرمایا کہ اس نماز اور روزہ سے کیا فائدہ جبکہ اسی مسجد میں نماز پڑھی اور وہیں کسی دوسرے کی شکایت اور گِلہ کر دیا۔ لوگ پوچھتے ہیں کہ ہمیں کیسے پتہ لگے کہ اللہ تعالیٰ نے نماز یا عبادت قبول کی ہے کہ نہیں۔ تو اس کی نشانی یہی ہے کہ نمازوں کے بعد، عبادتوں کے بعد دیکھنا چاہئے کہ بڑی اور چھوٹی برائیاں ہم سے دور ہو رہی ہیں، ان سے نفرت پیدا ہو رہی ہے، ہمارے اندر نیکیاں کرنے کی طرف توجہ زیادہ پیدا ہو رہی ہے، سچائی کی طرف ہمارے قدم بڑھ رہے ہیں۔ اگر نہیں تو فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ پھر یہ ٹکریں ہیں۔ فرمایا کہ مسجد میں نماز پڑھی وہیں دوسرے کی شکایت اور گلہ شروع کر دیا، بدظنیاں شروع ہو گئیں، باتیں شروع ہو گئیں، امانت میں خیانت کر دی۔ مجلسوں کی بھی امانت ہوتی ہے اور عہدیداروں کو خاص طور پر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اپنی جماعتی مجالس کی باتیں نہ اپنے گھروں میں، نہ کسی غیر ضروری شخص سے کرنے کی ضرورت ہے۔ اس بات پر پابندی ہونی چاہئے۔ بہت ساری باتیں اسی لئے پیدا ہوتی ہیں، فتنے اسی لئے پیدا ہوتے ہیں کہ اپنی امانت کی باتیں باہر نکل رہی ہوتی ہیں۔ کسی کے مقام پر لوگ حسد کرنے لگ جاتے ہیں۔ کسی کی عزت پر حملہ کر دیا۔ آپؑ فرماتے ہیں اگر ایسے عیبوں اور برائیوں میں مبتلا ہوئے تو پھر نماز نے اسے کیا فائدہ دیا؟

بعض بہت سے نوجوان ہیں، مجھے ذاتی طور پر پتہ لگتا رہتا ہے لکھتے بھی رہتے ہیں کہ بعض عہدیداروں، اپنے بڑوں کی ایسی باتیں دیکھ کر ہی جماعت سے پہلے آہستہ آہستہ دور ہٹے، مسجد سے دور ہٹے، پھر عبادت سے دور ہٹے، پھر اللہ تعالیٰ سے بھی دور ہو جاتے ہیں۔ تو پھر ایسی نمازیں نہ تو صرف یہ کہ نماز پڑھنے والوں کو کوئی فائدہ نہیں پہنچاتیں بلکہ ان سے بعض لوگوں کو نقصان بھی پہنچ رہا ہوتا ہے۔ پس اگر اگلی نسل کو سنبھالنا ہے تو سب سے پہلے بڑوں اور عہدیداروں کو اپنے اندر تقویٰ پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ پہلی منزل اور مشکل اس انسان کیلئے جو مومن بننا چاہتا ہے یہی ہے کہ بُرے کاموں سے پرہیز کرے اور یہی تقویٰ ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ یہ بھی یاد رکھو کہ تقویٰ اس کا نام نہیں کہ موٹی موٹی بدیوں سے پرہیز کرے بلکہ باریک در باریک بدیوں سے بچتا رہے۔ مثلاً ٹھٹھے اور ہنسی کی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں دوسروں کا غلط قسم کا مذاق اڑایا جا رہا ہو، یا ایسی مجلسوں میں بیٹھنا جہاں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہتک ہو یا اس کے بھائی کی شان پر حملہ ہو رہا ہو۔ اگرچہ ان کی ہاں میں ہاں بھی نہ ملائی ہو مگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی برا ہے۔ ایسی مجلسوں میں بیٹھ کے ایسے لوگوں کی باتیں سننا بھی اللہ تعالیٰ کے نزدیک برا ہے چاہے گفتگو میں شامل نہ ہو رہے ہو کہ ایسی باتیں کیوں سنیں؟ یہ ان لوگوں کا کام ہے جن لوگوں کے دل میں مرض ہے کیونکہ اگر ان کے دل میں بدی کی پوری حس ہوتی تو وہ کیوں ایسا کرتے اور کیوں ایسی مجلس میں جا کر ایسی باتیں سنتے۔ پھر آپؑ فرماتے ہیں یہ بھی یاد رکھو کہ ایسی باتیں سننے والا بھی کرنے والا ہی ہوتا ہے۔ جو لوگ زبان سے ایسی باتیں کرتے ہیں وہ تو صریح مؤاخذہ کے نیچے ہیں، واضح طور پر سزا کے نیچے آ گئے کیونکہ انہوں نے ارتکاب گناہ کیا ہے۔ لیکن جو چُپکے ہو کے بیٹھے رہے وہ بھی اس گناہ کے خمیازے کا شکار ہوں گے۔ وہ بھی گناہگار بن رہے ہوں گے اور ان کو بھی نتیجہ بھگتنا پڑے گا۔ اس حصے کو بڑی توجہ سے یاد رکھو، آپؑ فرماتے ہیں کہ اس حصہ کو بڑی توجہ سے یاد رکھو اور قرآن شریف کو بار بار پڑھ کر سوچو کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اس لئے بہت یاد رکھنے کی چیز ہے۔

پس غلط باتوں کو سن کر خاموش رہنے والے، وہیں بیٹھے رہ کر صرف باتیں سننے والے کہ مزے کیلئے باتیں سن رہے ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہوں گے۔ پھر اس بات کی مزید وضاحت بھی فرمائی کہ ایک مومن صرف اس بات پر خوش نہیں ہو جاتا کہ اس نے کوئی برائی نہیں کی، پہلے بھی اس کا ذکر ہو چکا ہے۔ یہ تو دوسرے مذہبوں اور قوموں کے شرفاء جو ہیں، بلکہ ان لوگوں میں بھی اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو برائیاں نہیں کرتے چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ ہندوؤں، عیسائیوں اور دوسری قوموں میں پائے جاتے ہیں جو بعض گناہ نہیں کرتے مثلاً بعض جھوٹ نہیں بولتے، کسی کا مال ناحق نہیں کھاتے، قرضہ دبا نہیں لیتے بلکہ واپس کرتے ہیں۔ معاملات معاشرت میں بھی پکے ہوتے ہیں مگر خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اتنی ہی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے بالمقابل نیکی کرنی چاہئے اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اسی حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے کہ یعنی بدیوں کو تمام و کمال چھوڑ دو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہو سکتی۔ (ماخوذ از ملفوظات، جلد 8، صفحہ 371 تا 378، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

آپؑ فرماتے ہیں ’’مَیں پھر جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ تم تقویٰ و طہارت میں ترقی کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا وَّالَّذِیۡنَ ہُمۡ مُّحۡسِنُوۡنَ (النحل:129)‘‘ (یقیناً اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے ساتھ ہے جنہوں نے تقویٰ کا طریق اختیار کیا اور جو نیکیاں کرنے والے ہیں اور احسان کرنے والے ہیں) فرمایا ’’خوب یاد رکھو کہ اگر تقویٰ اختیار نہ کرو گے اور اس نیکی سے جسے خدا چاہتا ہے کثیر حصہ نہ لو گے تو اللہ تعالیٰ سب سے اوّل تم ہی کو ہلاک کرے گا کیونکہ تم نے ایک سچائی کو مانا ہے اور پھر عملی طور سے اس کے منکر ہوتے ہو۔‘‘ یعنی زمانے کے امام کو مانا ہے، یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم باقی مسلمانوں سے بہتر ہیں اور نیکیوں پر چلنے والے ہیں لیکن عملی طور پر اگر تقویٰ نہیں تو اس سے انکار ہو رہا ہے۔‘‘ اس بات پر ہرگز بھروسہ نہ کرو اور مغرور مت ہو کہ بیعت کر لی ہے۔ جب تک پورا تقویٰ اختیار نہ کرو گے ہرگز نہ بچو گے۔ خدا تعالیٰ کا کسی سے رشتہ نہیں نہ اس کو کسی کی رعایت منظور ہے۔ جو ہمارے مخالف ہیں وہ بھی اسی کی پیدائش ہیں اور تم بھی اسی کی مخلوق ہو‘‘۔ جو مخالفین ہیں وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں ہم بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں۔ ’’صرف اعتقادی بات ہرگز کام نہ آوے گی جب تک تمہارا قول اور فعل ایک نہ ہو‘‘۔ اعتقاد تو دوسرے مسلمانوں کا بھی یہی ہے کہ خدا تعالیٰ ایک ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتَم النّبیین ہیں، قرآن کریم آخری شرعی کتاب ہے یہ تو اعتقاد ہمارا بھی ہے، اُن کا بھی ہے لیکن اگر قول اور فعل میں تضاد ہے تو صرف اعتقاد کام نہیں آئے گا۔ اصل چیز عمل ہے جس کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے۔ پس اسلام لانا کافی نہیں ہے، احمدی ہونا کافی نہیں ہے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق ڈھالنا ضروری ہے اور حقیقی مومن بننا جس کی اللہ تعالیٰ ہم سے توقع رکھتا ہے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ’’خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ عملی راستی دکھاؤ (یعنی عملی طور پر سچائی کو ظاہر کرو) تا وہ تمہارے ساتھ ہو۔ رحم، اخلاق، احسان، اعمال حسنہ، ہمدردی اور فروتنی (اور عاجزی) میں اگر کمی رکھو گے تو مجھے معلوم ہے اور بار بار میں بتلا چکا ہوں کہ سب سے اوّل ایسی ہی جماعت ہلاک ہوگی۔‘‘ فرمایا کہ ’’موسیٰ علیہ السلام کے وقت جب اس کی امّت نے خدا تعالیٰ کے حکموں کی قدر نہ کی تو باوجودیکہ موسیٰ اُن میں موجود تھا مگر پھر بھی بجلی سے ہلاک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’قوم بننے کیلئے یگانگت اور فرمانبرداری انتہائی ضروری ہے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 05 ردسمبر 2014ء)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’وفا کو بھی بڑھائیں، اپنے تقویٰ کو بھی بڑھائیں اور خلافت کے ساتھ اپنے تعلق کو بھی بڑھائیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 29 رمئی 2015)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

کئے گئے۔‘‘(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 144 تا145 ،ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) تو پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ تمہارا کیا خیال ہے تم صرف میری بیعت کر کے بچ جاؤ گے!

پھر دین کو دنیا پر مقدم کرنے کی نصیحت کرتے ہوئے آپؑ صحابہ کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ’’یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں ......‘‘ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا اور تقویٰ پیدا ہونا، آپؑ فرماتے ہیں کہ صحابہؓ نے جو نمونہ دکھایا وہ کیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو گئے۔ پس ’’یہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جان دینے کو آمادہ ہو جاوے مگر صحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہوں نے اس فرض کو ادا کیا۔ جب انہیں حکم ہوا کہ اس راہ میں جان دے دو پھر وہ دنیا کی طرف نہیں جھکے۔ پس یہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔‘‘(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 297، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) آجکل میں خطبات میں صحابہؓ کی سیرت بیان کر رہا ہوں بہت سارے، عجیب عجیب واقعات سامنے آتے ہیں کس قسم کی قربانیاں دینے والے تھے، کس طرح اپنے اندر نیکیاں پیدا کرنے والے تھے، کس طرح تقویٰ میں بڑھنے والے تھے، کیا عبادتوں کے معیار تھے، اسی لئے کہ ہمارے سامنے وہ نمونے آجائیں جن کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہ جو ہیں یہ ستاروں کی مانند ہیں، جس کے پیچھے بھی چلو گے وہ تمہیں صحیح رستے کی طرف لے جائے گا۔(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد 11، صفحہ 162، حدیث 6018، کتاب المناقب باب مناقب الصحابہؓ ،مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت 2001) پس یہ ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔

آپ فرماتے ہیں کہ ’’یاد رکھو اب جس کا اصول دنیا ہے پھر وہ اس جماعت میں شامل ہے خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ اس جماعت میں نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہی اس جماعت میں داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دستبردار ہے‘‘۔ اس کی وضاحت بھی آگے کر دی۔ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی مت خیال کرے کہ میں اس خیال سے تباہ ہو جاؤں گا۔ یہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانے والا خیال ہے۔‘‘ کہ دنیا کی طرف میں گیا تو میں تباہ ہو جاؤں گا۔ فرمایا ’’خدا تعالیٰ کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہیں کرتا بلکہ وہ خود اس کا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کریم ہے۔ جو شخص اس کی راہ میں کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے۔ مَیں سچ کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کو پیار کرتا ہے اور انہیں کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حکموں کی تعمیل کرتا ہے۔ اور یہ کبھی نہیں ہوا اور نہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اس کی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے۔ دنیا ان لوگوں ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کو چھوڑتے ہیں اور دنیا پر جھکتے ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہے۔ اس کے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہیں ہو سکتا، کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہیں آسکتی۔‘‘ فرماتے ہیں کہ ’’دولت ہو سکتی ہے‘‘، پیسہ بن جائے، پیسہ آجائے کسی کے پاس ’’مگر یہ کون کہہ سکتا ہے کہ‘‘ یہ پیسہ جو ہے ’’مرنے کے بعد یہ بیوی یا بچوں کے ضرور کام آئے گی‘‘۔ بہت ساری مثالیں ایسی ہمارے سامنے آتی ہیں کہ مرنے کے بعد ان کی دولتیں لُٹ جاتی ہیں۔ فرمایا ’’ان باتوں پر غور کرو اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو۔‘‘

پھر آپ فرماتے ہیں کہ ’’......ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے‘‘ جماعت کی یا احمدیوں کی ’’وہ خدا تعالیٰ کی ستاری کرا رہی ہے‘‘، اللہ تعالیٰ پردہ پوشی کر رہا ہے ’’لیکن جب کوئی ابتلا اور آزمائش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کر کے دکھا دیتی ہے۔ اس وقت وہ مرض جو دل میں ہوتی ہے اپنا پورا اثر کر کے انسان کو ہلاک کر دیتی ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 8، صفحہ 297 تا 298، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) اُس اپنے زمانے کی جب آپ بات کر رہے ہیں، اس وقت تو تقویٰ اور نیکی کا معیار آج کی نسبت بہت بلند تھا لیکن آپ کے دل میں اُس وقت بھی ایک درد تھا۔ آج ہم اپنی حالتیں دیکھ کر خود جائزہ لے سکتے ہیں کہ ہماری کیا حالت ہے۔ ہمارا دعویٰ کیا ہے اور ہمارے نیکی کے معیار کیا ہیں۔

پھر اس کی مزید وضاحت فرماتے ہوئے کہ سچا مومن کون ہے آپ فرماتے ہیں ’’یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالیٰ کے نزدیک وہی مومن اور بیعت میں داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے۔ اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ مجرم ٹھہرتا ہے۔‘‘ ......فرمایا ’’یقیناً یاد رکھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہ ہو زبان کچھ چیز نہیں۔ یہ نری لاف گزاف ہے...... سچا ایمان وہی ہے جو دل میں داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکرؓ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا کیونکہ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال تو مال جان تک کو دے دیا اور اس کی پروا بھی نہ کی......۔‘‘

فرمایا ’’مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دل پر ہو جاتا ہے۔ اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کی قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہنچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپؐ نے ان کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ان پر ایسا تھا کہ تمام محرمات ان کے لئے شیرِ مادر کی طرح تھیں‘‘، یعنی ماں کے دودھ کی طرح سب برائیاں کرنے والے تھے۔ ’’چوری، شراب خوری، زنا، فسق و فجور سب کچھ تھا۔ غرض کون سا گناہ تھا جو ان میں نہ تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت سے اُن پر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت میں وہ تبدیلی پیدا ہوئی کہ خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی شہادت دی اور کہا اَللّٰہُ اَللّٰہُ فِیْ اَصْحَابِیْ۔ گویا بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتوں کی سی ہو گئی تھی جو یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ (النحل:51)‘‘ یعنی جو کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں اس کے مصداق بن گئے، ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی بن گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے۔

(ملفوظات، جلد 8، صفحہ 296 تا 297، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

پھر آپؑ فرماتے ہیں کہ بیعت کرنے کے بعد ایک احمدی کو کیا ہونا چاہئے اور کس طرح اس کا جماعت کے ساتھ مضبوط تعلق ہونا چاہئے اور اپنے زمانے میں آپؑ کے ساتھ اور پھر آپؑ نے فرمایا کہ میرے بعد جو خلافت کا سلسلہ شروع ہوگا اس کے ساتھ جڑے رہنا کہ وہ دائمی سلسلہ تمہارے ساتھ چلے گا۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’جس شاخ کا تعلق درخت سے نہیں رہتا وہ آخر خشک ہو کر گر جاتی ہے۔ جو شخص زندہ ایمان رکھتا ہے وہ دنیا کی پروا نہیں کرتا۔ دنیا ہر طرح مل جاتی ہے۔ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والا ہی مبارک ہے لیکن جو دنیا کو دین پر مقدم رکھتا ہے وہ ایک مردار کی طرح ہے جو کبھی سچی نصرت کا منہ نہیں دیکھتا۔ یہ بیعت اس وقت کام آسکتی ہے جب دین کو مقدم کر لیا جاوے اور اس میں ترقی کرنے کی کوشش ہو۔ بیعت ایک بیج ہے جو آج بویا گیا اب اگر کوئی کسان صرف زمین میں تخم ریزی پر ہی قناعت کرے‘‘ بیج بو دے اور کہہ دے کہ ٹھیک ہو گیا سب کچھ ’’اور پھل حاصل کرنے کے جو جو فرائض ہیں ان میں سے کوئی ادا نہ کرے۔ نہ زمین کو درست کرے، اور نہ آبپاشی کرے، اور نہ موقعہ بہ موقعہ مناسب کھاد زمین میں ڈالے، نہ کافی حفاظت کرے تو کیا وہ کسان کسی پھل کی امید کر سکتا ہے؟‘‘ یہ علاقہ بھی زراعت کا ہے۔ بہت سارے لوگ نئے آنے والے بھی جو یہاں اب آئے ہیں رفیوجی سٹیٹس (refugee status) پہ یا اسائلم لے کر وہ دیہاتوں سے بھی آئے ہوئے ہیں، ان کو بھی پتہ ہے کہ اگر بیج بونے کے بعد فصل کی صحیح نگہداشت نہ کی جائے فصل کی تو اسے پھل نہیں لگتا۔ پس یہاں آنے والوں کو، نئے آنے والوں کو اس حوالے سے میں یہ بھی کہہ دوں کہ اللہ تعالیٰ نے یہاں آپ کے حالات بہتر کئے، مذہبی آزادی دی، عبادت کا حق ادا کر سکتے ہیں اور آزادی سے اپنے مذہب کا اظہار کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہر احمدی کیلئے یہ بھی ضروری ہے اور خاص طور پر جو پاکستان سے یہاں آئے ہوئے ہیں کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کیلئے پوری کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے اپنی تمام تر طاقتوں کو استعمال کریں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ جو اپنے باغ کی یا فصل کی صحیح نگہداشت نہیں کرے گا ’’......اس کا کھیت بالضرور تباہ اور خراب ہوگا۔ کھیت اسی کا رہے گا جو پورا زمیندار بنے گا۔ سو ایک طرح کی تخم ریزی آپ نے بھی آج کی ہے‘‘۔ ان لوگوں کو سمجھا رہے ہیں جو آپؑ کے سامنے موجود تھے اور آج ہم اس کے مخاطب ہیں کہ ہم نے بھی بیج بویا ہے، احمدیت کو قبول کیا ہے۔ ’’خدا تعالیٰ جانتا ہے کہ کس کے مقدر میں کیا ہے لیکن خوش قسمت وہ ہے جو اس تخم کو محفوظ رکھے اور اپنے طور پر ترقی کیلئے دعا کرتا رہے۔ مثلاً نمازوں میں ایک قسم کی تبدیلی ہونی چاہئے۔‘‘(ملفوظات، جلد 7، صفحہ 37 تا38، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان) نمازوں کی طرف توجہ ہونی چاہئے۔ صرف یہ نہیں کہ ہم نے مسجدیں بنالیں، مسجدیں بنالیں تو ان کے حق ادا کرنے کی بھی کوشش چاہئے۔

پھر ایک بڑی ضروری نصیحت آپ نے جماعت کو کی ہے جو میں پیش کرتا ہوں۔ آپؑ فرماتے ہیں ’’آجکل زمانہ بہت خراب ہو رہا ہے۔ قسم قسم کا شرک، بدعت اور کئی خرابیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ بیعت کے وقت جو اقرار کیا جاتا ہے کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا یہ اقرار خدا کے سامنے اقرار ہے۔ اب چاہئے کہ اس پر موت تک خوب قائم رہے ورنہ سمجھو کہ بیعت نہیں کی۔ اور اگر قائم ہو گے تو اللہ تعالیٰ دین و دنیا میں برکت دے گا۔‘‘ دین میں بھی برکت دے گا، دنیا میں بھی برکت دے گا۔ ’’اپنے اللہ کے منشا کے مطابق پورا تقویٰ اختیار کرو۔ زمانہ نازک ہے۔ قہرِ الٰہی

کلامُ الامام

’’گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے
اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہو سکتا ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے‘‘
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: مصدق احمد، امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشادِ باری تعالیٰ

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ (سورۃ البقرۃ:46)
اور صبر اور نماز کے ساتھ مدد مانگو

طالب دُعا: محمد عرفان ولد ایم.ایم محمد محبوب صاحب، جماعت احمدیہ جکّور (صوبہ کرناٹک)

نمودار ہو رہا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے موافق اپنے آپ کو بنالے گا وہ اپنی جان اور اپنی آل و اولاد پر رحم کرے گا۔‘‘ فرمایا’’ دیکھو انسان روٹی کھاتا ہے۔ جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھالے تو اُس کی بھوک نہیں جاتی۔‘‘ (ملفوظات، جلد5، صفحہ 75، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

قہر الٰہی کے بارے میں بھی آپ دیکھ لیں آپؑ فرمار ہے ہیں قہر الٰہی نازل ہو رہا ہے۔ اب ہم دیکھتے ہیں باقاعدہ یہ اعداد و شمار ہیں کہ دنیا میں جتنے زلزلے اور طوفان اور آفات گزشتہ سو سال میں آئے ہیں پہلے نہیں آئے۔ یہاں بھی طوفان آتے رہتے ہیں، بارشیں بھی ہوتی ہیں اور بے شمار ہو رہی ہیں اور ہر دفعہ یہی کہا جاتا ہے کہ پانچ سو سال کی مثال ہے، اتنے سو سال کی مثال ہے یا اتنی دہائیوں کی مثال ہے، یہ کیا ہے؟ سمجھنے کی ضرورت ہے۔ یہ لوگ تو نہیں سمجھتے جو دنیا دار ہیں لیکن ہمیں سمجھنا چاہئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کے اظہار ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھل کے ان باتوں کے لئے وارننگ دی ہوئی ہے، اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے اور دنیا کو بھی بتانا چاہئے کہ یہ آفات کوئی معمولی آفات نہیں ہیں۔ ان کی پیشگوئیاں سو سال پہلے ہو چکی ہیں اور ان سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آئے۔ اب بھی اگر ہوش نہیں کیا گیا تو پھر بچنا محال ہے۔ اسی طرح انسان نے خود اپنے لئے مشکلات پیدا کر لی ہیں۔ جنگیں ہیں، جنگیں سہیڑی جا رہی ہیں، ایک دوسرے پر ظلم کیا جا رہا ہے اور اس کا پھر آخری نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے نزدیک ظلم انتہا کو پہنچ جائے گا، ہمیں تو نظر آ رہا ہے کہ انتہا ہو رہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ بڑی ڈھیل دیتا ہے۔ جب وہ ظلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک انتہا کو پہنچ گیا تو پھر ان ظلم کرنے والی قوموں کی بھی تباہی ہے۔ اور صرف وہ لوگ ہی بچ سکتے ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شعر میں فرمایا کہ

آگ ہے پر آگ سے وہ سب بچائے جائیں گے　　جو کہ رکھتے ہیں خدائے ذوالعجائب سے پیار

(درثمین اردو، صفحہ 154)

پس اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے اپنے آپ کو بچانے کے لئے بھی، دنیا کو بچانے کے لئے بھی ہمیں کوشش کی ضرورت ہے۔ اور اس کے لئے اپنی پوری طاقتیں اور استعدادیں استعمال کرنی ہوں گی کہ اللہ تعالیٰ کو ہم کس طرح حاصل کریں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ’’ انسان روٹی کھاتا ہے جب تک سیری کے موافق پوری مقدار نہ کھالے......‘‘، پیٹ نہ بھرلے’’ اس کی بھوک نہیں جاتی۔ اگر وہ ایک بھورہ روٹی کا کھالیوے‘‘، ایک ٹکڑہ چھوٹا سا لے لے، ایک ذرّہ کھالے’’ تو کیا وہ بھوک سے نجات پائے گا؟ ہرگز نہیں۔ اگر وہ ایک قطرہ پانی کا اپنے حلق میں ڈالے تو وہ قطرہ اسے ہرگز نہ بچا سکے گا بلکہ باوجود اس قطرہ کے وہ مرے گا‘‘۔ فرمایا کہ’’ حفظ جان کے واسطے وہ قدرِ محتاط جس سے زندہ رہ سکتا ہے جب تک نہ کھالے اور نہ پیوے نہیں بچ سکتا‘‘ ایک خاص مقدار ہے اور جب تک بھوکا اس حد تک نہیں کھائے گا اور پیاسا اس حد تک پانی نہیں پیئے گا بچ نہیں سکتا۔’’ یہی حال انسان کی دینداری کا ہے۔ جب تک اس کی دینداری اس حد تک نہ ہو کہ سیری ہو بچ نہیں سکتا۔ دینداری، تقویٰ، خدا کے احکام کی اطاعت کو اس حد تک کرنا چاہئے جیسے روٹی اور پانی کو اس وقت تک کھاتے اور پیتے ہیں جس سے بھوک اور پیاس چلی جاتی ہے۔‘‘

فرمایا’’ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی بعض باتوں کو نہ ماننا اس کی سب باتوں کو ہی چھوڑنا ہوتا ہے۔ اگر ایک حصہ شیطان کا ہے اور ایک اللہ کا تو اللہ تعالیٰ حصہ داری کو پسند نہیں کرتا۔ یہ سلسلہ اس کا اسی لئے ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف آوے۔ اگرچہ خدا کی طرف آنا بہت مشکل ہوتا ہے اور ایک قسم کی موت ہے مگر آخر زندگی بھی اسی میں ہے۔ جو اپنے اندر سے شیطانی حصہ نکال کر پھینک دیتا ہے وہ مبارک انسان ہوتا ہے اور اس کے گھر اور نفس اور شہر سب جگہ اس کی برکت پہنچتی ہے لیکن اگر اس کے حصہ میں ہی تھوڑا آیا ہے تو وہ برکت نہ ہو گی۔ جب تک بیعت کا اقرار عملی طور پر نہ ہو بیعت کچھ چیز نہیں ہے۔ جس طرح سے ایک انسان کے آگے تم بہت سی باتیں زبان سے کرو مگر عملی طور پر کچھ بھی نہ کرو تو وہ خوش نہ ہوگا۔ اسی طرح خدا کا معاملہ ہے۔ وہ سب غیرت مندوں سے زیادہ غیرت مند ہے۔ کیا ہو سکتا ہے کہ ایک تو تم اس کی اطاعت کرو پھر ادھر اس کے دشمنوں کی بھی اطاعت کرو؟ اس کا نام تو نفاق ہے۔ انسان کو چاہئے کہ اس مرحلے میں زید و بکر کی پرواہ نہ کرے۔ مرتے دم تک اس پر قائم رہو۔‘‘ یعنی دین کو دنیا پر مقدم کرنے کے عہد پر۔

فرمایا’’ بدی کی دو قسمیں ہیں ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا، اس کی عظمت کو نہ جاننا، اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا، ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو، خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ قرآن کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو۔ پانچوں وقت نماز کو قائم رکھو غرضکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بے جا کینے، بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔‘‘

(ملفوظات، جلد5، صفحہ 75 تا76، ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

اللہ تعالیٰ کرے کہ ہم بیعت کا حق ادا کرتے ہوئے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے والے بنیں۔ دنیا میں رہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد پورا کرنے والے ہوں۔ آپ علیہ السلام کے ارشادات پر عمل کرنے والے ہوں اور جو شرائط بیعت میں دسویں شرط ہے اطاعت بالمعروف کی آپؑ کی اطاعت کی اس کا حقیقی مفہوم سمجھتے ہوئے اطاعت کے اس معیار کو پہنچنے والے ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے وارث بنیں جن کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا ہے۔

......☆......☆......☆......

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ (سورۃ البقرہ:187)

ترجمہ: اور جب میرے بندے تجھ سے میرے متعلق سوال کریں تو یقیناً میں قریب ہوں

DAR FRUIT CO. KULGAM
B.O AHMED FRUITS
Prop. Masood Ah Dar　Asnoor (Kashmir)
Contact: 9622584733, 7006066375 (Saqib)

ارشاد باری تعالیٰ

اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ (سورۃ البقرہ:279)

اللہ سے ڈرو اور چھوڑ دو جو سود میں سے باقی رہ گیا ہے، اگر تم (فی الواقعہ) مومن ہو

Prop. AFZAAL A SYED　Cell: +91-7207059581 +91-9100415876
MWM
METAL & WOOD MASTERS
Office & Stores : Md Lines Toli Chowki (Hyderabad-500008) T.S
e.mail : swi789@rediffmail.com

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ ہمیشہ سچ بولو، جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں کبھی خیانت نہ کرو اور اپنے پڑوسی سے ہمیشہ حسنِ سلوک کرو‘‘ (بیہقی فی شعب الایمان)

طالبِ دُعا: محمد معین الدین، صدر جماعت احمدیہ کاماریڈی (تلنگانہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

’’ کھڑے ہو کر نماز پڑھو اور اگر کھڑے ہو کر ممکن نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر بیٹھ کر بھی ممکن نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر ہی سہی‘‘ (صحیح بخاری، کتاب الجمعۃ)

طالبِ دعا : محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

کلامُ الامام

’’ علم سے مراد منطق یا فلسفہ نہیں ہے
بلکہ حقیقی علم وہ ہے جو اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے عطا کرتا ہے‘‘
(ملفوظات، جلد1، صفحہ 195)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلامُ الامام

’’ شہادت کا ابتدائی درجہ
خدا کی راہ میں استقلال اور ثباتِ قدم ہے‘‘
(ملفوظات، جلد4، صفحہ 423)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل و ضلع کولگام (جموں کشمیر)

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی و بلجیم (ستمبر 2018)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ’’سیّد القوم خادمھم‘‘ ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھو اور خدمت کرو اور جماعت احمدیہ سے منسوب ہونے کی وجہ سے زیادہ بہتر لیڈر بنو اور اپنی قوم کی خدمت کرو

(ملک ساؤٹومے کے وزیر اعظم کے احمدی ایڈوائیزر برائے پارلیمنٹری امور کو حضور انور کی زرّیں نصائح)

حضور انور کے ہر ایک لفظ میں اتنا سبق ہے کہ انسان کا دل کرتا ہے کہ وہ خود کچھ نہ بولے اور حضور کے ارشادات سنتا رہے

حضور انور نے یہ جو فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سیّد القوم خادمھم کو کبھی نہ بھولنا اور اس کو ہمیشہ پکڑے رکھنا

میری ساری زندگی کی تعلیم ایک طرف اور حضور انور کا یہ ارشاد ایک طرف جو ساری تعلیم پر بھاری ہے، اللہ تعالیٰ مجھے حضور انور کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق بخشے

(ملک ساؤٹومے کے وزیر اعظم کے احمدی ایڈوائیزر برائے پارلیمنٹری امور کی حضور انور سے ملاقات کے بعد تاثرات)

- مردوں کیلئے خاص کر یہ حکم ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کریں، یہ ان پر فرض ہے، اقامۃ الصلوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ نماز قائم کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنا، پس اس مسجد کی تعمیر کا حق تبھی ادا ہوگا کہ جب آپ اس کا حق ادا کریں گے اور پانچوں وقت اس کو بھرا رکھیں گے ☆
- اس مسجد کی تعمیر کے بعد اس کا حق تب ادا ہوگا جب ارد گرد کے لوگوں کو پتا چلے گا کہ یہاں آنے والے مسلمان، یہاں عبادت کرنے والے لوگ ہمارے لئے کسی مشکل کا باعث نہیں بن رہے، بلکہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ☆
- اللہ کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے ہوں، پانچوں وقت یہ مسجد کھلی رہے اور اس مسجد کی آبادی بھی بڑھے، آپس میں پیار و محبت بھی پیدا ہو اور ارد گرد کے علاقہ میں بھی، شہر میں بھی، غیروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگ ان کا حق ادا کرنے والے ہیں، امن اور پیار کی فضا قائم کرنے والے ہیں ☆

(مسجد بیت الرحیم (آلکن، بلجیم) کے افتتاح کے موقع پر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا بصیرت افروز خطاب)

(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

11 ستمبر 2018 (بروز منگل)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 50 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقات

پروگرام کے مطابق ساڑھے دس بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس پروگرام میں 41 فیملیز کے 133؍افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ جرمنی کی پندرہ جماعتوں سے یہ فیملیز اور احباب ملاقات کیلئے پہنچے تھے۔ ان اکتالیس فیملیوں میں سے 23 فیملیز ایسی تھیں جو درج ذیل 13 ممالک سے جلسہ سالانہ جرمنی میں شمولیت کے لئے پہنچی تھیں اور آج ملاقات کی سعادت پا رہی تھیں۔ ابوظہبی، پاکستان، نائیجر، بلغاریہ، لائبیریا، نائیجیریا، گیمبیا، بورکینا فاسو، یو.اے.ای، ٹوگو، تنزانیہ، کانگو کنشاسا اور تاجکستان۔

آج صبح کے اس سیشن میں درج ذیل بیس ممالک سے آنے والے 35 مبلغین کرام نے بھی اپنے پیارے آقا سے انفرادی طور پر ملاقات کی سعادت پائی۔ کانگو برازاویل، پاکستان، نائیجیریا، ٹوگو، یوگنڈا، نائیجر، یوکرین، کینیڈا، بینن، قزاقستان، بلغاریہ، رشیا، سیرالیون، مالی، پرتگال، تنزانیہ، بورکینا فاسو، قرغیزستان، غانا اور ماریشس۔

علاوہ ازیں دیگر انیس افراد نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ان احباب کا تعلق بلغاریہ، پاکستان، سینگال، سویڈن، یوکرین، مالی اور فرانس سے تھا۔ اس طرح مجموعی طور پر 187؍افراد نے ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی افراد اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام 1 بجکر 45 منٹ تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

2 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق آمین کی تقریب شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 30 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر پر دعا کروائی۔

عزیزم عدیل احمد بٹ، رسب احمد سیال، عمر احمد نور، ماھد ارشد، عطاء الشافی رانا، معید احمد، دانش احمد، عیان احمد شاہ، مشہود احمد، نعمان عمر، ایقان احمد نور خالد، آیان احمد مجوکہ، لبیق عمران کاہلوں، سرمد احسن، شعیر ارشاد، چوہدری صبیح احمد، شجیع احمد، ایقان احمد عادل۔ عزیزہ منال احمد، تمثیلہ نفیس، نور العین رانا، فریحہ علی پگراتھ، ملیحہ احسان، صوفیہ ندیم، خرد جان، ہانیہ سطوت رانجھا، جاذبہ بٹ، ثمرین احمد، عنایہ علیزہ نواز، ثوبیہ احمد۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

فائننس کمیٹی جرمنی کی حضور انور کے ساتھ میٹنگ

پروگرام کے مطابق ساڑھے پانچ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور ’’فائننس کمیٹی جرمنی‘‘ کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ میٹنگ شروع ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے چندہ جات کی انکم، خرچ، ریزرو فنڈ اور مختلف مالی امور اور اس سے متعلقہ معاملات اور مساجد کی تعمیر کے حوالہ سے اخراجات کا تفصیل سے جائزہ لیا اور کمیٹی کے ممبران کو مختلف انتظامی ہدایات دیں۔ یہ میٹنگ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ سات بجے تک جاری رہی۔

ملک ساؤٹومے کے وزیر اعظم کے ایڈوائزر کی حضور انور سے ملاقات

بعد ازاں ملک ساؤٹومے سے آنے والے مہمان Barocca Villuildiley صاحب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے شرف ملاقات حاصل کیا۔ موصوف اپنے ملک میں وزیر اعظم کے ایڈوائزر برائے پارلیمنٹری افیئرز ہیں اور اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔ موصوف نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے مَیں کس طرح اپنی قوم کی خدمت کروں۔

اس پر حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ’’سیّد القوم خادمھم‘‘ ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھو اور خدمت کرو اور جماعت احمدیہ سے منسوب ہونے کی وجہ سے زیادہ بہتر لیڈر بنو اور اپنی قوم کی خدمت کرو۔

موصوف کو حضور انور کے دست مبارک پر بیعت کی سعادت بھی عطا ہوئی۔ انہوں نے اس بات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے یہ سعادت ملی ہے کہ بیعت کرتے ہوئے حضور کے دست مبارک کے نیچے میرا ہاتھ تھا۔ یہ میرے لئے بڑا جذباتی موقع تھا۔ ایک طرف حضور انور کا ہاتھ چھونے کی بڑی سعادت تھی تو دوسری طرف یہ تھا کہ مَیں خدا تعالیٰ سے ایک وعدہ کر رہا تھا۔ مجھے محسوس ہو رہا تھا کہ مجھ میں کوئی چیز مر رہی ہے۔ ایسے لگتا تھا جیسے ایک چھوٹی سی موت میرے پر وارد ہوئی ہے۔ یہ کہتے ہوئے موصوف رو پڑے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے حوالہ سے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مَیں کتنا خوش نصیب ہوں کہ حضور نے مجھے وقت دیا اور حضور انور کے قرب میں مَیں نے وقت گزارا جب کہ ملینز کی تعداد میں لوگ ایسے ہیں جو حضور انور کو صرف ایک نظر دیکھنے کیلئے ترستے ہیں۔ ویسے تو مَیں حضور انور کو پہلی دفعہ مل رہا تھا لیکن حضور کی محبت کی وجہ سے ایسا لگتا تھا جیسے میں کوئی غیر نہیں ان کا اپنا ہوں جو بڑے عرصہ کے بعد دوبارہ ملا ہے اور حضور اتنی محبت اور عاجزی سے ملتے ہیں کہ دوسرے انسان کے پاس کوئی چارہ ہی نہیں ہوتا کہ وہ آپ سے محبت نہ

کرے۔

حضورانور کے ہرایک لفظ میں اتنا سبق ہے کہ انسان کا دل کرتا ہے کہ وہ خود کچھ نہ بولے اور حضور کے ارشادات سنتا رہے۔حضورانور نے سب سے پہلے مجھ سے پوچھا کہ کیا آپ ساؤٹومے کے پرائم منسٹر ہیں؟ اس پر مَیں نے عرض کیا کہ نہیں۔ مَیں پرائم منسٹر کا ایڈوائزر ہوں۔اس پر حضور نے ازراہ شفقت فرمایا پھر مستقبل کے پرائم منسٹر ہو۔مَیں نے اس پوزیشن کے بارہ میں اس سے پہلے کبھی نہ سوچا تھا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضور کی مجھ سے بہت توقعات ہیں جن پر پورا اترنے کیلئے مجھے بہت جدو جہد کرنی پڑے گی۔

حضورانور نے یہ جوفرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سید القوم خادمھم کو کبھی نہ بھولنا اور اس کو ہمیشہ پکڑے رکھنا،میری ساری زندگی کی تعلیم ایک طرف اور حضورانور کا یہ ارشاد ایک طرف جو ساری تعلیم پر بھاری ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے حضورانور کے ارشاد پر عمل کرنے کی توفیق بخشے۔

فیملی ملاقات

بعدازاں پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔آج شام کے اس سیشن میں جرمنی کی مختلف 27 جماعتوں سے 47 فیملیز کے 163/افراد نے اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔علاوہ ازیں درج ذیل گیارہ ممالک سے آنے والے چودہ احباب نے بھی اپنی پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔لاٹوِیا،قطر،پاکستان،ناروے،گیمبیا، انڈیا،مالی،غانا،کیمرون،دوبئ اور اسٹونیا۔

جامعہ احمدیہ جرمنی کے طلباء دوران سال مختلف رخصتوں کے ایام میں لندن آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پاتے رہے لیکن جامعہ کے پچیس طلباء ایسے تھے جو اپنے امیگریشن سٹیٹس کی وجہ سے لندن کا سفر نہیں کر سکتے تھے۔آج ایسے ان پچیس طلباء نے بھی پیارے آقا کی ملاقات کی سعادت پائی۔

آج ملاقات کرنے والے سب احباب اور فیملیز نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ملاقاتوں کا یہ پروگرام 8 بجکر 50 منٹ پر ختم ہوا۔

نماز جنازہ حاضر

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر مکرم منیر احمد بٹ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔مرحوم کی دس ستمبر 2018 کو آفن باخ جرمنی میں وفات ہوئی۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم موصی تھے اور مکرم شاکر مسلم صاحب امیر و مبلغ انچارج نائیجر کے والد محترم تھے۔وفات کے وقت عمر 75 سال تھی۔نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ چھ بچے چھوڑے ہیں۔

اعلان نکاح

نماز جنازہ کی ادائیگی کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے اور نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد مکرم صداقت احمد صاحب مبلغ انچارج جرمنی نے حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے درج ذیل پانچ نکاحوں کا اعلان فرمایا۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت اس دوران تشریف فرما رہے۔

(1) عزیزہ انیلا صدف چوہدری بنت مکرم جمیل احمد چوہدری صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم عطاءالمنعم چوہدری ابن مکرم افتخار احمد چوہدری (جرمنی) کے ساتھ طے پایا۔(2) عزیزہ سما اکمل بنت مکرم محمد اکمل خان صاحب (جرمنی) کا نکاح عزیزم آصف انور ابن مکرم عباس انور صاحب جرمنی کے ساتھ طے پایا۔ (3) عزیزہ کائنات محمود اعوان بنت مکرم خالد محمود اعوان جرمنی کا نکاح عزیزم کامران ناصر اشرف ابن مکرم محمد اشرف جرمنی کے ساتھ طے پایا۔(4) عزیزہ ماہم اعجاز بنت مکرم محمد اعجاز صاحب جرمنی کا نکاح عزیزم مبارک ڈوگر ابن مکرم مجید احمد ڈوگر صاحب جرمنی سے طے پایا۔(5) عزیزہ صباء اللہ بنت مکرم امان اللہ صاحب جرمنی کا نکاح عزیزم Jonas Glanz ابن مکرم Anderas Glanz صاحب کے ساتھ طے پایا۔نکاحوں کے اعلان کے بعد حضور انور نے دعا کرائی۔ بعدازاں حضورانور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

12 ستمبر 2018 (بروز بدھ)

جرمنی سے روانگی اور برسلز بلجیم میں ورود مسعود

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 5 بجکر 50 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ جرمنی سے برسلز (بلجیم) کیلئے روانگی تھی۔فرنکفرٹ ریجن اور ارد گرد کی جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین، بچے بوڑھے بڑی تعداد میں اپنے پیارے آقا کو الوداع کہنے کیلئے صبح سے ہی بیت السبوح کے احاطہ میں جمع ہونے شروع ہو گئے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز صبح دس بجکر پچاس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے۔چھوٹے بچے اور بچیاں گروپ کی صورت میں الوداعی نظمیں پڑھ رہے تھے۔احباب جماعت دو رویہ قطار میں کھڑے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت احباب جماعت کے درمیان کچھ وقت کیلئے رونق افروز رہے۔ ہر چھوٹے بڑے نے پیارے آقا کا دیدار کیا۔خواتین ایک طرف کھڑی شرف زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

10 بجکر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور قافلہ سفر پر روانہ ہوا۔ دونوں اطراف میں کھڑے احباب مرد و خواتین مسلسل اپنا ہاتھ بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے اور محبوب آقا کو الوداع کہہ رہے تھے۔بہتوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔جدائی کے یہ لمحات ان عشاق کیلئے بہت گراں تھے۔آج پروگرام کے مطابق فرنکفرٹ جرمنی سے برسلز جاتے ہوئے جرمنی کا بارڈر کراس کرنے کے بعد بلجیم کے شہر آلکن میں مسجد بیت الرحیم کے افتتاح کا پروگرام تھا۔

فرنکفرٹ سے آلکن شہر کا فاصلہ تین سو پچاس کلومیٹر ہے۔قریباً سوا تین گھنٹے کے سفر کے بعد جب حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گاڑی شہر آلکن کی حدود میں داخل ہوئی تو شہر کی پولیس نے قافلہ کو اسکورٹ کیا اور ساتھ ساتھ راستہ کلیئر کیا۔2 بجکر 10 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مسجد بیت الرحیم تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت اور بلجیم کی دیگر جماعتوں سے آئے ہوئے احباب مرد و خواتین اور بچے اپنے پیارے آقا کی آمد کے منتظر تھے۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو احباب جماعت نے بڑے پرجوش انداز میں استقبال کیا اور بچوں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور خیر مقدمی گیت پیش کئے۔ ہر چھوٹا بڑا اپنے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہا تھا۔خواتین زیارت سے فیضیاب ہو رہی تھیں۔

مکرم امیر صاحب جماعت بلجیم ڈاکٹر ادریس احمد صاحب،مبلغ انچارج بلجیم مکرم حافظ احسان سکندر صاحب اور مقامی جماعت کے مبلغ مکرم حسیب احمد صاحب نے حضورانور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

اس موقع پر شہر آلکن کے میئر Mr. Marc Penxten بھی آئے تھے۔موصوف نے حضور انور کا استقبال کرتے ہوئے حضورانور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ کی سعادت پائی۔موصوف حضورانور کی آمد سے پینتالیس منٹ قبل بیت الرحیم پہنچ گئے تھے۔میئر نے کہا کہ مَیں جس سے بھی آپ احمدی لوگوں کے بارے میں پوچھتا ہوں وہ سب آپ کے بارے میں اچھے تاثرات کا اظہار کرتے ہیں۔ مَیں اپنے لئے اعزاز کی بات سمجھتا ہوں کہ مجھے مسجد کے افتتاح کے موقع پر یہاں آنے کی دعوت دی گئی۔ اور آج مجھے پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح سے ملاقات کرنے کا موقع ملا ہے۔یہ میری خوش نصیبی ہے کہ مَیں آپ کے خلیفہ کے استقبال کے لئے یہاں حاضر ہوا ہوں اور اپنی ضروری میٹنگز چھوڑ کر یہاں آیا ہوں۔

حضورانور نے میئر صاحب سے فرمایا کہ آپ کے یہاں آنے کا بہت بہت شکریہ اور آپ کا یہاں مجھے رِسیو کرنے کا بھی بہت شکریہ۔اس پر میئر صاحب نے جواب دیا کہ یہ میرے لئے اعزاز اور خوشی کی بات ہے۔

مسجد بیت الرحیم کا افتتاح

بعدازاں حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کی بیرونی دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اس کے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے بیرونی احاطہ میں ایک پودا لگایا۔ بعدازاں میئر صاحب نے بھی ایک پودا لگایا۔اسکے بعد حضورانور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الرحیم کے کوائف

مسجد بیت الرحیم کی یہ عمارت 15/اپریل 2016 کو خریدی گئی تھی۔اس جگہ کا کل رقبہ پندرہ ہزار مربع میٹر ہے۔ بلڈنگ کے سامنے والے بلاک میں گراؤنڈ فلور پر ایک رہائشی حصہ تیار کیا گیا ہے۔اسی حصہ میں حضورانور نے یہاں اپنا محدود قیام فرمایا تھا۔ اسکے اوپر پہلی منزل پر مربی ہاؤس تیار کیا گیا ہے اور اس طرح دوسری منزل پر دو کمروں، کچن، باتھ روم، سِٹنگ اور ڈائننگ روم پر مشتمل ایک گیسٹ ہاؤس بھی موجود ہے۔ درمیانی بلاک میں مردانہ مسجد ہال ہے جسکا رقبہ 250 مربع میٹر پر مشتمل ہے جس کی ایک دیوار اور چھت کا کچھ حصہ شیشہ کا بنا ہوا ہے جس کی وجہ سے یہ روشن اور خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ہال کے آخر پر

کلامُ الامام

’’تم لوگ متقی بن جاؤ اور
تقویٰ کی باریک راہوں پر چلو تو خدا تمہارے ساتھ ہوگا‘‘
(ملفوظات،جلد1،صفحہ200)

طالبِ دُعا: سکینہ الہ دین صاحبہ،اہلیہ مکرم سلطان محمد الہ دین صاحب آف سکندرآباد

کلامُ الامام

’’اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق
حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو،تو نماز پر کاربند ہوجاؤ‘‘
(ملفوظات،جلد1،صفحہ108)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی،افراد خاندان ومرحومین،امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ،کرناٹک

نئے واش رومز بنائے گئے ہیں۔ مردانہ مسجد کے اوپر پہلی منزل پر ایک لائبریری اور خوبصورت ہال بھی موجود ہے۔ تیسرے اور آخری بلاک میں عورتوں کا مسجد ہال ہے اور بچوں والا ایک کمرہ بھی ہے۔ اس ہال کے آخر پر بھی نئے واش رومز بنائے گئے ہیں اور عورتوں کے اس ہال کے اوپر ایک بہت بڑا پروفیشنل کچن ہے جس میں ہزار ہا افراد کا کھانا بڑی آسانی سے پکایا جاسکتا ہے۔ اس کچن کے ساتھ Chiller Room ہے جس میں بڑی تعداد میں گوشت اور دیگر اشیاء فریز کی جاسکتی ہیں۔

بیت الرحیم کی مرمت اور تیاری کیلئے مکرم امیر صاحب بلجیم اور نیشنل سیکرٹری جائداد کی نگرانی میں تمام جماعتوں کے خدام، انصار اور اطفال نے وقارعمل کے ذریعہ رضا کارانہ طور پر اس کام میں حصہ لیا اور بھرپور تعاون کیا۔

مسجد بیت الرحیم کے قطعہ زمین کا رقبہ بہت وسیع ہے۔ یہاں ڈیڑھ صد گاڑیوں کیلئے باقاعدہ پکی پارکنگ موجود ہے۔ اس کے علاوہ ایک بڑی گراؤنڈ بھی اس قطعہ زمین میں شامل ہے جہاں بوقت ضرورت سینکڑوں گاڑیاں پارک کی جاسکتی ہیں۔

یہ عمارت چار لاکھ پندرہ ہزار یورو میں خریدی گئی اور اس کی رینوویشن اور فرنیشنگ پر قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار یورو کے اخراجات ہوئے اس عمارت کی رینوویشن کا قریباً ستّر فیصد کام وقارعمل کے ذریعہ کیا گیا اور اس طرح قریباً ایک لاکھ پچاس ہزار یورو کی رقم بچائی گئی۔

2 بجکر 40 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لاکر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی جس کے ساتھ ہی اس مسجد کا افتتاح عمل میں آیا۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور بر موقع افتتاح مسجد بیت الرحیم

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: الحمد للہ کہ آج اس شہر کی جماعت کو اللہ تعالیٰ نے مسجد بنانے کی توفیق عطا فرمائی ہے یا ایک ایسا سنٹر عطا فرمایا ہے کہ جس کو آپ نے مسجد کی شکل دے دی۔ مساجد کی تعمیر کے بعد ایک احمدی اور ایک سچے مسلمان کا اللہ تعالیٰ کی تعلیم پر عمل کرنے کا اظہار پہلے سے بہت بڑھ کر ہونا چاہئے تا کہ اردگرد کے لوگوں کو اسلام کی تعلیم کا پتا چلے۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی فرمایا ہے کہ جہاں اسلام کی تعلیم پھیلانی ہے، اللہ کا پیغام پہنچانا ہے وہاں مسجد بنادو۔ پس مسجد بنانے کے بعد آپ لوگوں کی ذمہ داریاں پہلے سے بہت بڑھ گئی ہیں۔ یہاں کے میئر صاحب بھی تشریف لائے اور انہوں نے جس انداز میں اپنے خیالات کا اظہار کیا یہ ہمارے لئے قابل قدر ہے۔ عموماً اسلام کے بارے میں دنیا اور خاص کر مغربی دنیا میں بہت غلط خیالات پیدا ہوچکے ہیں۔ ایسے حالات میں حکومت کا اور لوکل انتظامیہ کا تعاون کرنا ان کی طرف سے ایک بہت اعلیٰ اخلاق کا اظہار ہے۔ اس کو قائم رکھنے کیلئے آپ احمدیوں کو پہلے سے بڑھ کر اپنی ذمہ داریاں ادا کرنی چاہئیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: یہ ذمہ داریاں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمائی ہیں اور اکثر میں بیان کرتا ہوں۔ آپ نے اپنی بعثت کا مقصد دو چیزوں کو قرار دیا۔ ایک یہ کہ بندہ اور خدا میں جو دُوری پیدا ہوگئی ہے اس کو دور کرنا اور بندے کو اللہ کا حق ادا کرنے والا بنانا۔ اللہ تعالیٰ کا حق کیا ہے؟ یہی کہ اس کی عبادت کی جائے اور عبادت کا حق اس وقت ادا ہوتا ہے جب آپ نیک نیت ہوکر، خالص ہوکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے حاضر ہوں۔ ان لوگوں کی طرح نہیں کہ جن کے بارے میں آتا ہے کہ ان کیلئے عبادت کرنا مشکل ہوتا ہے۔ عبادت کیلئے بلاؤ، نیک کاموں کیلئے بلاؤ تو ان کے قدم بھاری ہوجاتے ہیں۔ پس خالص ہوکر اللہ کی عبادت کرنا ایک احمدی مسلمان کا بنیادی فرض ہے جسے ہر وقت مدنظر رکھنا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آج کل یہاں مغربی دنیا میں جہاں ہر قدم پر دنیاوی خواہشات کو ترجیح دی جاتی ہے، دنیاوی چکا چوندھ ہر سڑک کے ہر کونہ اور ہر گلی میں نظر آتی ہے، بازاروں میں نظر آتی ہے، جہاں انسان اللہ تعالیٰ سے دُور ہٹ رہا ہے، مذہب سے دُور ہٹ رہا ہے اور حد سے زیادہ دنیا کے پیچھے پڑا ہوا ہے، ایسے میں اللہ کی عبادت کیلئے آنا ایک مسلمان کیلئے انتہائی ضروری امر ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ نے جو پانچ نمازوں کو فرض قرار دیا وہ صرف اس زمانہ کیلئے نہیں تھا۔ جیسا کہ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں کہ پانچ نمازوں کا حکم اس دور کے مطابق تھا آج کل تو اتنی مصروفیات ہیں، پانچ نمازیں کیسے پڑھی جاسکتی ہیں۔ یہی قربانی ہے جو اللہ کی خاطر آپ نے کرنی ہے۔ یہی اس عہد کی پابندی ہے جو آپ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کیلئے کرتے ہیں۔ پس دنیا کو چھوڑ کر پھر اللہ تعالیٰ کیلئے حاضر ہونا ضروری ہے۔ مسجد کا مطلب ہی یہ ہے کہ لوگ اللہ کی عبادت کیلئے آئیں اور اکٹھے ہوکر، جمع ہوکر باجماعت نماز ادا کریں۔ اور مردوں کیلئے خاص کر یہ حکم ہے کہ وہ باجماعت نماز ادا کریں۔ یہ ان پر فرض ہے۔ اقامۃ الصلوٰۃ کا مطلب ہی یہ ہے کہ نماز قائم کرنا اور باجماعت نماز ادا کرنا۔ پس اس مسجد کی تعمیر کا حق تبھی ادا ہوگا کہ جب آپ اس کا حق ادا کریں گے اور پانچوں وقت اس کو بھرا رکھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: دوسرا مقصد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے آنے کا انسانوں کے حق ادا کرنا تھا۔ انسانوں کا حق ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے۔ بلکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک موقع پر تو یہ فرمایا ہے کہ بعض اوقات بندوں کے حق اللہ تعالیٰ کے حق سے اوپر ہوجاتے ہیں۔ یعنی اگر انسان کو ضرورت ہے، انسانی جان کو خطرہ ہے، ایک طرف انسانی جان بچانی ہے اور دوسری طرف اللہ کا حق ادا کرنا ہے، نماز پڑھنی ہے یا کوئی اور حق ادا کرنا ہے تو وہاں انسانی جان بچانا زیادہ ضروری ہوجاتا ہے۔ یہ انسان کا حق ہے اور اسی کا ثواب ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر بندوں کا حق ادا نہیں کیا جارہا تو اللہ تعالیٰ ایسے نمازیوں کے بارے میں فرماتا ہے کہ انکی نمازیں ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں۔ کیونکہ بظاہر یہ لوگ اللہ تعالیٰ کا حق ادا کر رہے ہیں، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے آئے ہیں لیکن وہ اس کی مخلوق کا حق ادا نہیں کر رہے۔ ان تمام باتوں پر عمل نہیں کر رہے جن کے کرنے کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے۔ تو ایسی نمازیں پھر انسان کیلئے ہلاکت کا باعث بن جاتی ہیں۔ پس اس بات کا ہمیشہ خیال رکھیں کہ ایک دوسرے کے حق ادا کرنے ہیں۔ آپس میں جماعت کے اندر بھی محبت اور پیار کو بڑھانا چاہئے، رُحَمَآءُ بَيۡنَهُمۡ کا مقصد یہی ہے۔ اس میں مومنوں کی نشانی بتائی گئی ہے کہ وہ آپس میں محبت اور پیار سے رہنے والے ہیں۔ دنیا کو بتائیں کہ اخوت اور بھائی چارہ کیا ہوتا ہے۔ اگر آپس میں ہی محبت اور بھائی چارہ نہیں تو دنیا کو کیا سبق دیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اسی طرح انسانوں کے حقوق کی ادائیگی کو اور وسیع کرتے جائیں۔ ہمسایوں کے حق ادا کرنے ہیں۔ اس کا بھی قرآن کریم میں بہت حکم دیا گیا ہے۔ بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہ فرمایا ہے کہ مجھے اس شدت سے ہمسایوں کے حق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی کہ مجھے خیال ہوا کہ یہ شاید وراثت میں بھی حقدار قرار دے دیئے جائیں۔ پس اپنے ہمسایوں کو بھی پہلے سے بڑھ کر یہ بتانا ہوگا اور اس کا اظہار کرنا ہوگا کہ ہم ہمسایوں کے حق ادا کرنے والے ہیں اور مجموعی طور پر اس سارے شہر کا حق ادا کرنے والے ہیں۔ امن اور پیار اور محبت کی فضا قائم کرنے والے ہیں۔ پس ان امور کو اپنے سامنے رکھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اس مسجد کی تعمیر کے بعد یا اس جگہ کو مسجد میں بدلنے کے بعد اس کا نام تو آپ نے مسجد رکھ دیا ہے۔ اس کا حق تب ادا ہوگا جب اردگرد کے لوگوں کو پتا چلے گا کہ اب یہاں آنے والے مسلمان، یہاں عبادت کرنے والے لوگ ہمارے لئے کسی مشکل کا باعث نہیں بن رہے، بلکہ ہمارے لئے آسانیاں پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس مسجد کی تعمیر نے یہاں کے لوگوں کے دلوں میں ہمارے لئے پہلے سے بڑھ کر محبت اور پیار پیدا کردیا ہے اور اس طرف توجہ دلائی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ اس مسجد کے حق ادا کرنے والے ہوں۔ پانچوں وقت یہ مسجد کھلی رہے اور اس مسجد کی آبادی بھی بڑھے۔ اسی طرح آپس میں پیار و محبت بھی پیدا ہو اور اردگرد کے علاقہ میں بھی، شہر میں بھی، غیروں میں بھی یہ احساس پیدا ہو کہ آپ لوگ ان کا حق ادا کرنے والے ہیں، امن اور پیار کی فضا قائم کرنے والے ہیں۔ نہ کہ عام تاثر جو مسلمانوں کے بارے میں ہے کہ یہ فساد اور فتنہ اور دہشت گردی کرنے والے ہیں بلکہ یہ وہ مسلمان ہیں جن کا کام صرف امن اور پیار قائم کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پیغام کو پہنچانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس علاقہ کے لوگوں کو بھی اس پیغام کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور جس طرح حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ مسجد بنانے کے بعد تعارف کے ساتھ جماعت پھیلتی ہے یہاں بھی اللہ تعالیٰ جماعت کے پھیلنے کے سامان پیدا فرمائے۔

خطاب کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی۔ بعد ازاں مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب، مبلغ انچارج جرمنی مکرم صداقت احمد صاحب، نیشنل جنرل سیکرٹری مکرم محمد الیاس مجوکہ صاحب، نائب جنرل سیکرٹری مکرم جری اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اور مکرم صدر صاحب خدام الاحمدیہ جرمنی حسنات احمد صاحب نے اپنے خدام کی سیکورٹی ٹیم کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ جرمنی سے یہ احباب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’کوئی نیکی اس وقت تک نیکی نہیں رہتی جب تک خدا تعالیٰ کی صفت رحیمیت کے ساتھ انسان چمٹا رہنے کی کوشش نہ کرے‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10ر اپریل 2015)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ اِرم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

’’وہ آلہ اور وہ ہتھیار جن سے اسلام کو دنیا پر غالب کیا جاسکتا ہے بندے کی وہ دعائیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو اپنی طرف کھینچتی ہیں‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 19رجون 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبانہ، قادیان

الوداع کہنے کیلئے قافلہ کے ہمراہ آئے تھے۔ دوپہر کے کھانے کے بعد انہوں نے یہاں سے فرنکفرٹ واپس جانا تھا۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس عمارت کا معائنہ فرمایا۔ حضور انور نے اس عمارت کے رہائشی حصے دیکھے۔ لائبریری ہال کا بھی معائنہ فرمایا۔ بڑے کچن میں بھی تشریف لے گئے اور معائنہ کے دوران ہدایت فرمائی کہ کچن میں جو ٹائلز لگی ہوئی ہیں یہ بھی تبدیل کروائیں۔ نیز فرمایا کچن میں Aspirator بنائیں۔ اس پر امیر صاحب نے عرض کیا کہ یہ پہلے سے موجود ہیں۔ ان کا الیکٹرک سسٹم تبدیل کر کے ان کو استعمال کریں گے۔

بعد ازاں حضور انور پہلی منزل کی چھت کے ایک کھلے حصہ میں تشریف لے آئے اور مسجد کے قطعہ زمین کی حدود کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس پر امیر صاحب بلجیم نے مختلف جگہوں سے نشاندہی کی اور بتایا کہ کہاں تک ہماری جگہ ہے اور حد بندی ہے۔ معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے آئے۔

3 بجکر 50 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے آئے جہاں بچیوں کے گروپ نے دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ مسجد کے مردانہ ہال میں تشریف لے آئے جہاں مقامی جماعت کی عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت اس موقع پر فرمایا کہ جماعت کے سارے ممبران بھی آجائیں۔ چنانچہ مقامی جماعتوں کے سب احباب نے اپنے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

اسکے بعد پروگرام کے مطابق 4 بجکر 40 منٹ پر یہاں سے برسلز کیلئے روانگی ہوئی۔ یہاں سے برسلز کا فاصلہ 85 کلومیٹر ہے۔ ایک گھنٹہ بیس منٹ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی 6 بجے احمدیہ مشن ہاؤس بیت السلام برسلز تشریف آوری ہوئی۔ مقامی جماعت کے احباب مرد و خواتین اور نیشنل عاملہ کے ممبران نے اپنے پیارے آقا کا بڑا پُرجوش استقبال کیا۔

استقبال کرنے والے یہ سینکڑوں لوگ بلجیم کی 13 جماعتوں سے آئے تھے۔ ان میں عرب نومبائعین بھی شامل تھے۔ ہر کوئی پیارے آقا کا دیدار کر کے خوشی و مسرت سے معمور تھا۔ بچیاں استقبالیہ گیت پیش کر رہی تھیں۔

اس موقع پر مشن ہاؤس کے علاقہ Dilbeek کے پولیس چیف Jurgen Coomans صاحب اپنے ایک پولیس آفیسر کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ حضور انور نے ان دونوں مہمانوں کو شرف مصافحہ سے نوازا اور ان سے گفتگو فرمائی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

پولیس چیف Jurgen Coomans صاحب نے کہا کہ حضور انور امن کے قیام کیلئے جو کوشش کر رہے ہیں اور انسانیت کی بھلائی کے لئے جو کام کر رہے ہیں مَیں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ حضور انور جب یہاں سے جلسہ کیلئے جائیں گے تو ہم پولیس اسکورٹ دیں گے۔

نمازوں کی ادائیگی کیلئے مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگائی گئی تھی۔ 8 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لے آئے اور جلسہ پر آنے والے مہمانوں کے انتظامات کا جائزہ لیا اور انکی رہائش کے انتظامات اور کھانا کھلانے کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

انتظامیہ نے حضور انور کی خدمت میں عرض کیا کہ یہاں مشن کے احاطہ میں رہائش کیلئے ایک علیحدہ مارکی لگائی گئی ہے اور کھانا کھلانے کیلئے ایک علیحدہ مارکی میں انتظام کیا گیا ہے۔ اسی طرح جلسہ گاہ کے ہال کے ایک حصہ میں بھی مہمانوں کی رہائش اور کھانے کا انتظام کیا گیا ہے۔

حضور انور نے دریافت فرمایا کہ انڈونیشیا کے جو مہمان جرمنی سے یہاں جلسہ کیلئے آرہے ہیں ان کا انتظام کہاں کیا گیا ہے؟ اس پر حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ انکا انتظام Antwerpen کے مشن ہاؤس میں کیا گیا ہے۔ یہاں سے 45 کلومیٹر ہے۔ نصف گھنٹہ سے کم کا راستہ ہے۔

حضور انور نے خواتین کے انتظامات کے بارہ میں دریافت فرمایا جس پر رپورٹ پیش کی گئی کہ ان کی رہائش کیلئے مسجد کا لجنہ ہال اور مردانہ ہال دونوں مہیا کئے گئے ہیں اور کھانے کی علیحدہ مارکی لگا کر انتظام کیا گیا ہے۔ جلسہ گاہ میں بھی ان کے کھانے کیلئے علیحدہ ہال کا انتظام کیا گیا ہے۔

کھانا پکانے کے حوالہ سے حضور انور کی خدمت میں رپورٹ پیش کی گئی کہ چار ہزار افراد تک کھانا مہیا کرنے کا انتظام ہے۔ ہمارا اندازہ ہے کہ کہ باہر سے آنے والے مہمانوں کو شامل کر کے تعداد یہاں تک پہنچ جائے گی۔ اسکے پیش نظر ہم نے انتظام کیا ہوا ہے۔

ایم.ٹی.اے انٹرنیشنل کی لندن سے آنے والی وین پارکنگ ایریا میں پارک کی گئی تھی۔ حضور انور نے mta کے سٹاف ممبر اور یہاں کی انتظامیہ سے دریافت فرمایا کہ یہ یہاں محفوظ ہے؟ اس پر انتظامیہ نے بتایا کہ جماعت کے اپنے پارکنگ کے احاطہ میں ہے اور محفوظ ہے اور یہاں سیکورٹی موجود ہے۔

جماعت بلجیم نے یہاں مشن کے بیرونی احاطہ میں مستقل طور پر ایک سٹیج بنایا ہوا ہے۔ چاروں طرف سے اینٹوں کی پکی دیوار بنا کر درمیان میں مٹی ڈالی ہوئی ہے۔ حضور انور نے ہدایت دیتے ہوئے فرمایا کہ سٹیج کو مستقل طور پر بنایا ہوا ہے تو پھر اسکو پکا کر لیں۔ اس موقع پر مربیان بھی موجود تھے۔ حضور انور نے مربیان کو نصیحت فرمائی کہ باقاعدہ ورزش کیا کریں تا کہ مستعدی کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دے سکیں۔

بعد ازاں سوا آٹھ بجے حضور انور نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

......☆......☆......☆......

13 ستمبر 2018 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی اور حضور انور نے مختلف ممالک سے موصول ہونے والی ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا۔

فیملی ملاقات

دو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مارکی میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادئیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ پروگرام کے مطابق چھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس سیشن میں 62 فیملیز کے 202 افراد نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ شرف ملاقات پایا۔ ان سبھی فیملیز نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

ملاقات کرنے والی یہ فیملیز برسلز شہر کے علاوہ بلجیم کی جماعتوں انٹورپن، ایوپن، لیئر، ہاسائٹ، اوسٹنڈے اور لٹرن ہاؤٹ سے آئی تھیں۔ حضور انور نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

آج ملاقات کرنے والی فیملیز میں سے بڑی تعداد ان لوگوں کی تھی جو پاکستان سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں۔ اور اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے مل رہے تھے۔ یہ سبھی بہت خوش تھے کہ ان کی زندگیوں میں آج ایک ایسا دن آیا ہے کہ انہیں اپنے پیارے آقا کا انتہائی قریب سے دیدار نصیب ہوا اور انہوں نے اپنے آقا کے قرب میں جو چند لمحات گزارے وہ ان کی ساری زندگی کا سرمایہ تھے۔ ان میں سے ہر ایک برکتیں سمیٹتے ہوئے باہر آیا اور ان کی تکالیف راحت وسکون میں بدل گئیں۔

ایک دوست جب اپنے پیارے آقا سے ملاقات کر کے دفتر سے باہر نکلے تو کہنے لگے کہ آج اپنی زندگی میں پہلی دفعہ کسی بھی خلیفہ وقت سے ملا ہوں۔ وہ مسلسل رو رہے تھے اور ان کا جسم کانپ رہا تھا کہنے لگے کہ کم از کم ہر انسان کو زندگی میں ایک دفعہ خلیفہ سے ضرور مل لینا چاہئے تا کہ ایک دفعہ تو انسان پاک ہو جائے اور پھر نئی زندگی شروع کرے۔

ایک نوجوان خادم نے عرض کیا کہ ملاقات میں میرے ساتھ میری امی اور بھائی تھے۔ حضور انور سے میری زندگی میں یہ پہلی ملاقات تھی۔ میرے لیے تو ایسا تھا کہ جیسے میں ایک دنیا سے دوسری دنیا میں جا رہا ہوں۔ کمرے میں داخل ہونے سے قبل گھبراہٹ تھی۔ میں نے درود شریف پڑھنا شروع کر دیا۔ خدا تعالیٰ نے ہمت دی۔ حضور سے ملنا ایک بڑی ہمت کی بات ہے۔ کامیابی کا سرچشمہ خلافت ہی ہے اور اگر ہم نے اپنی نسلوں کو کامیاب کرنا ہے تو ہمیں اپنی نسلوں کو خلافت سے منسلک کرنا ہوگا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مارکی میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆......

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''جو شخص لوگوں کا شکر ادا نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر ادا نہیں کرتا''

(ترمذی، باب ماجاء فی الشکر لمن احسن الیک)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

''ہر وہ کام جو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ کے بغیر شروع کیا جائے وہ ناقص اور برکت سے خالی ہوتا ہے۔'' (الجامع الصغیر للسیوطی حرف کاف)

طالب دعا: افراد خاندان و فیملی مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم، حیدر آباد

14 ستمبر 2018 (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ بلجیم کے پچیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔

جماعت بلجیم نے امسال اپنے جلسہ کیلئے اپنے مرکزی مشن ہاؤس دلبیک کے نزدیک واقع دو بڑے ہال حاصل کیے تھے۔ یہ ہال برسلز کے کافی مشہور ہال ہیں اور اس جگہ کا نام ”BRUSSELS KART EXPO“ ہے۔ مشن ہاؤس سے یہاں کا فاصلہ دو سے اڑھائی کلومیٹر ہے۔

ایک ہال کا رقبہ 4800 مربع میٹر ہے۔ جہاں مردانہ جلسہ گاہ تیار کی گئی ہے اور ساتھ ایک حصہ کھانا کھانے کیلئے مہیا کیا گیا ہے اور ایک حصہ کو علیحدہ کر کے اس میں رہائش کا انتظام بھی کیا گیا ہے۔

دوسرے ہال کا رقبہ 3000 مربع میٹر ہے جو لجنہ کو دیا گیا ہے اور اس میں لجنہ نے اپنے مختلف انتظامات کیے ہوئے تھے۔ یہاں کچن کی سہولت بھی موجود ہے اور دفاتر کیلئے بھی الگ کمرے مہیا ہیں۔ یہاں دو ہزار سے زائد گاڑیوں کی پارکنگ کا انتظام موجود ہے۔ چونکہ یہ بہت مشہور اور بڑے ہال ہیں اس لیے ان دونوں ہالوں کے ساتھ واش رومز بڑی تعداد میں موجود ہیں۔ یہاں ٹرانسپورٹ کی سہولت بھی مہیا ہے۔ بس اسٹاپ ہال کے فرنٹ پر واقع ہے۔ قصبہ کا ریلوے اسٹیشن ہال کے پچھلی جانب واقع ہے اور لوکل ٹرام اسٹاپ 300 میٹر کی دوری پر واقع ہے۔

جلسہ سالانہ بلجیم۔ پہلا روز جمعہ

پروگرام کے مطابق دوپہر ایک بج کر پچاس منٹ پر حضور انور اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور جلسہ کیلئے روانگی ہوئی۔ قریباً سات منٹ کے سفر کے بعد جلسہ گاہ آمد ہوئی۔ جلسہ گاہ کے بیرونی ایریا میں پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب بلجیم نے بلجیم کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے لائیو نشریات شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں لائیو نشر ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ اخبار بدر مورخہ 27 ستمبر 2018 (شمارہ نمبر 39) میں شائع ہو چکا ہے۔ حضور انور کا یہ خطبہ جمعہ 3 بجے تک جاری رہا۔ یہ خطبہ ایم۔ٹی۔اے انٹرنیشنل پر لائیو براہ راست نشر ہوا۔

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق سات بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔

فیملی ملاقات

آج شام کے اس سیشن میں 25 فیملیز کے 110 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی ان فیملیز کا تعلق برسلز کے علاوہ بلجیم کی جماعتوں انٹورپن، ہاسلٹ اور لیئج سے تھا۔ اس کے علاوہ پاکستان، فرانس اور کبابیر سے آنے والی فیملیز نے بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ان سبھی احباب اور فیملیز نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو ازراہ شفقت چاکلیٹ عطا فرمائے۔

آج حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت پانے والی قریباً سبھی وہ فیملیز تھیں جو اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ اپنے پیارے آقا سے مل رہی تھیں۔

ایک فیملی کی زندگی میں پہلی ملاقات تھی۔ خاوند نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میری 46 سال کی عمر میں حضور انور سے یہ پہلی ملاقات تھی۔ کمرے میں داخل ہو کر ایسا لگا کہ ٹانگوں میں جان نہیں ہے اور زبان پر الفاظ نہیں تھے کہ ہم کس طرح حضور سے بات کریں۔ یہ ہماری ایک دو منٹ کی ملاقات ہماری زندگی کا قیمتی اساسہ ہے۔ ہم ہمیشہ ان لمحوں کو یاد کرتے رہیں گے اور کبھی نہیں بھولیں گے۔

ان کی اہلیہ کہنے لگیں کہ حضور انور کا چہرہ مبارک دیکھتے ہی ایسے لگتا ہے کہ ہم پر فرشتوں کا سایہ ہے۔ خلافت سے وابستگی ہی ہمارا سب سے بڑا مشن ہونا چاہئے۔ خلافت کے ساتھ وابستگی ہوگی تو ہمارا ہر قدم جماعت کے ساتھ مضبوط ہوتا چلا جائے گا۔ الحمدللہ۔ ہمارے اوپر ہمارے خلیفہ وقت کا ہاتھ ہے۔ ان کی دعاؤں کا ہاتھ ہے۔

ایک نوجوان طالب علم کہنے لگے کہ 14 سال بعد حضور انور سے میری ملاقات ہوئی ہے۔ اندر جانے سے پہلے مجھے بہت زیادہ گھبراہٹ تھی۔ خلیفہ وقت کے سامنے بات کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جب انسان خلیفہ وقت کے سامنے ہو تو چہرہ دیکھنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ انسان اپنی نظر نیچے کر کے بات کرتا ہے۔ میں نے حضور انور سے شرف مصافحہ حاصل کیا اور اپنے خاندان کا تعارف کروایا۔ حضور انور نے مجھے ایک قلم تحفہ دیا۔ میں اب اس کو سنبھال کر رکھوں گا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام سوا آٹھ بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ تشریف لے جا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس مشن ہاؤس اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔

......☆......☆......☆

15 ستمبر 2018 (بروز ہفتہ)

جلسہ سالانہ بلجیم کا دوسرا روز

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح چھ بجے مارکی میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔ آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خواتین سے خطاب تھا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 11 بجکر 55 منٹ پر مشن ہاؤس سے روانہ ہو کر 12 بجکر 5 منٹ پر لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔

ناظمہ اعلیٰ و نیشنل صدر لجنہ اماء اللہ بلجیم نے اپنی ناظمات کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا استقبال کیا اور خواتین نے بڑے ولولہ اور جوش کے ساتھ نعرے بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا۔ پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو عزیزہ صباحت احسان نے کی اور بعد ازاں اس کا اردو زبان میں ترجمہ پیش کیا۔

اسکے بعد عزیزہ عائشہ رفیق نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کا منظوم کلام:

اک رات مفاسد کی وہ تیرہ و تار آئی
جو نور کی ہر مشعل ظلمات پہ وار آئی
تاریکی پہ تاریکی، گمراہی پہ گمراہی
ابلیس نے کی اپنے لشکر کی صف آرائی

کے منتخب اشعار خوش الحانی سے پڑھ کر سنائے۔ بعد ازاں پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابی حاصل کرنے والی 36 طالبات کو اسناد عطا فرمائیں اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے ان طالبات کو میڈل پہنائے۔ تعلیمی ایوارڈ حاصل کرنے والی ان خوش نصیب طالبات کے اسماء درج ذیل ہیں۔

عائشہ طارق صاحبہ بنت مکرم رانا طارق صاحب
A Levels in Human Sciences

عنبر احمد صاحبہ بنت مکرم وسیم احمد صاحب
A Levels in Human Sciences

شفق ندیم صاحبہ بنت مکرم مرزا ندیم احمد صاحب
A Levels in Sciences & Mathematics

اِرسہ جمیل صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد صاحب
A Levels in Morden Languages and Sciences

نور الکائنات سعد صاحبہ بنت مکرم اویس بن سعد صاحب
A Levels in Human Sciences

بارعہ اقبال صاحبہ بنت مکرم پرویز اقبال صاحب
A Levels in Technology Sciences

روبینہ مریم نسیم صاحبہ بنت مکرم نصیر احمد صاحب
A Levels in General Sciences

عائشہ احمد صاحبہ بنت مکرم واصف احمد بھٹی صاحب
A Levels in Morden Languages and Sciences

نایاب احمد صاحبہ بنت مکرم ادریس احمد صاحب
A Levels-Latin and Sciences

احمد نائلہ صدف صاحبہ بنت مکرم امداد احمد صاحب
A Levels-Latin and Sciences

سفینہ Tehawdri صاحبہ
بنت مکرم طاہر tehawdri صاحب
A Levels-Latin and Mathematics

Waliga محمد صاحبہ بنت مکرم محمد احمد صاحب
A Levels in Economy and Mordern Languages

ملیحہ صدف چوہدری صاحبہ بنت مکرم نصیر الدین صاحب
A Levels in Sciences & Mathematics

رابعہ یعقوب صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب خان صاحب
A Levels in Healthcare Sciences

کلامُ الامام

”نفسانی جذبات اور شیطانی محرکات سے روکنے والی
صرف ایک ہی چیز ہے جو خدا کی معرفت کاملہ کہلاتی ہے“
(ملفوظات، جلد2، صفحہ 3)

طالب دعا: ناصر احمد ایم۔بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم۔اے (جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک)

کلامُ الامام

”جو اسلام کی عزت اور اس کیلئے غیرت نہیں رکھتا
خدا کو اُس کی عزت اور اُس کی غیرت کی پروا نہیں ہوتی“
(ملفوظات، جلد1، صفحہ 111)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (صوبہ کرناٹک)

سائرہ یعقوب صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب خان صاحب
A Levels in
Pharmaceutical Technology
عتیقہ احمد گل صاحبہ بنت مکرم طاہر گل صاحب
A Levels in Morden
Languages and Sciences
بشریٰ طارق صاحبہ بنت مکرم مختار احمد طارق صاحب
A Levels in
Sciences and Mathematics
طوبیٰ یوسف صاحبہ بنت مکرم فرید یوسف صاحب
A Levels in Human Sciences
میمونہ راجپوت بھٹی صاحبہ
بنت مکرم منور احمد راجپوت بھٹی صاحب
A Levels in General Sciences
عائشہ ہاشمی صاحبہ بنت مکرم رفیق ہاشمی صاحب
A Levels in Business
افرہ ہاشمی صاحبہ بنت مکرم رفیق ہاشمی صاحب
A Levels in
Accountancy and Informatics
زہرا احمد صاحبہ بنت مکرم مبشر احمد صاحب
A Levels - Morden Languages
and Sciences
نور العین ظفر صاحبہ بنت مکرم ملک ظفر اقبال صاحب
A Levels - Economy
and Morden Languages
کنزہ محمود صاحبہ بنت مکرم ملک بشارت محمود صاحب
A Levels-Latin and Sciences
فاتحہ ایس ایچ نوید صاحبہ
بنت مکرم ایس ایچ نوید احمد صاحب
A Levels - General Sciences
ماریہ اکبر صاحبہ بنت مکرم اکبر احمد صاحب
A Levels - Morden
Languages and Sciences
صباحت احسان اللہ صاحبہ
بنت مکرم احسان اللہ صاحب
Bachelor in Medicine

with Highest Distinction
حامنہ جمیل صاحبہ بنت مکرم جمیل احمد صاحب
Bachelor in Medicine
ملک راہویل خالد صاحبہ بنت مکرم ملک محمد خالد صاحب
Bachelor of Law
with Distinction
فرین برلاس صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد برلاس صاحب
Bachelor in Applied Linguistics
درِثمین احمد صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب
Bachelor in
Business Management
ثنا شاہد صاحبہ بنت مکرم شاہد احمد نصیر صاحب
Bachelor in
Business Management
سُندس برلاس صاحبہ بنت مکرم نعیم احمد برلاس صاحب
Bachelor in Interior Architecture
درشہوار احمد صاحبہ بنت مکرم سعید احمد صاحب
Bachelor in Biomedical
Laboratory Technology
منصورہ قریشی صاحبہ بنت مکرم نصیر قریشی صاحب
Master in Nuclear Energy
قانتہ ہاشمی صاحبہ بنت مکرم طاہر احمد ہاشمی صاحب
Master of law and Master of
Business Administration
ڈاکٹر نبیلہ انور صاحبہ بنت مکرم منور احمد انور صاحب
Master of General Medicine
with Distinction

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

ارشادِ نبوی ﷺ

خَيْرُ الزَّادِ التَّقْوٰی

(سب سے بہتر زادراہ تقویٰ ہے)

طالب دُعا: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

نماز جنازہ

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 راگست 2018 بروز منگل 12 بجے صبح مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لا کر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرمہ محمودہ اقبال صاحبہ

اہلیہ مکرم کرنل محمد اقبال صاحب مرحوم (سلاؤ، یو.کے)

11 راگست 2018ء کو 90 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت میاں کرم الٰہی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک اور صالحہ خاتون تھیں۔ قرآن کریم کی تلاوت خوش الحانی سے کرتیں اور اکثر جماعتی کتب زیر مطالعہ رکھتی تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ مکرمہ شرمین بٹ صاحبہ (معاونہ صدر برائے پریس اینڈ میڈیا) کی والدہ تھیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم کے اے عبدالمنیف صاحب (مربی سلسلہ) ابن مکرم کے ابوبکر صاحب مرحوم (انڈیا)

11 راگست 2018ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ کینسر کے مرض میں مبتلا تھے اور جنوری 2018ء سے کیرالہ کے ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ 2013ء میں جامعہ احمدیہ قادیان سے شاہد کی ڈگری حاصل کر کے فارغ ہوئے اور صوبہ تامل ناڈو میں خدمت بجالا رہے تھے۔ خدمت دین کا بہت جوش تھا اور ایک قابل اور محنتی مربی سلسلہ تھے۔ پسماندگان میں والدہ کے علاوہ تین بہنیں یادگار چھوڑی ہیں۔ مرحوم موصی تھے۔

(2) مکرم عبدالحق کاہلوں صاحب

(دارالفضل، کنری، عمرکوٹ، سندھ)

25 رمئی 2018ء کو 69 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ 1974ء میں بیعت کی توفیق پائی۔ اپنی مجلس میں بطور منتظم تجنید خدمت کی توفیق پائی۔ نماز باجماعت کے پابند ایک دعا گو اور مخلص انسان تھے۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم طاہر احمد نسیم صاحب

(سینئر استاد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

4 رجون 2018ء کو 81 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ سرکاری ملازمت سے فراغت لے کر پہلے افریقہ میں اور پھر نصرت جہاں اکیڈمی میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔

(4) مکرمہ حاکم بی بی صاحبہ

(بنت مکرم سلطان علی صاحب، کھوکھر غربی گجرات)

31 رجون 2018ء کو 76 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ۔ نمازوں کی پابند، جماعتی کاموں میں شوق سے حصہ لینے والی ایک نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ چندوں کی ادائیگی بروقت کیا کرتی تھیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Mob: 9647960851
9082768330
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
طالب دعا: جان عالم شیخ
(جماعت احمدیہ سانتی نکیتن، بھولپور، بیربھوم، بنگال)

سٹڈی ابراڈ
10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association, USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.
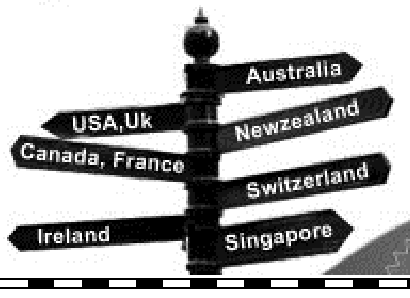

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم المرتبت بدری صحابہ حضرت عبداللہ بن جحش، حضرت کعب بن زید حضرت صالح شُقران، حضرت مالک بن دخشم رضی اللہ عنھم اجمعین کے اوصاف حسنہ کا ایمان افروز و دلگداز تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 11 رمئی 2018 بطرز سوال و جواب

بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت عبداللہ بن جحش کا کیا تعارف بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آج میں جن صحابہ کا ذکر کروں گا ان میں سب سے پہلے حضرت عبداللہ بن جحش کا ذکر ہے۔ آپ کی والدہ اُمَیمہ بنت عبدالمطلب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رشتہ میں پھوپھی تھیں۔ اس طرح آپ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دارِ ارقم میں جانے سے قبل ہی انہوں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دار ارقم کی کیا اہمیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دارِ ارقم ایک نومسلم اَرقم بن اَرقم کا مکان تھا اور مکہ سے ذرا سا باہر تھا۔ وہاں مسلمان جمع ہوتے تھے اور دین سیکھنے اور عبادت وغیرہ کرنے کیلئے ایک مرکز تھا اور اسی شہرت کی وجہ سے اس کا نام دارالسلام کے نام سے بھی مشہور ہوا اور یہ مکہ میں تین سال تک مرکز رہا۔ وہیں خاموشی سے عبادت کیا کرتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلسیں لگا کرتی تھیں اور پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا تو پھر کھل کر باہر نکلنا شروع کیا۔ روایت میں آتا ہے کہ حضرت عمرؓ اس مرکز میں اسلام لانے والے آخری شخص تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن جحش کے قبول اسلام کے بعد کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دار ارقم مرکز بننے سے پہلے ہی حضرت عبداللہ بن جحش نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ مشرکین قریش کے دست ظلم سے آپ کا خاندان بھی محفوظ نہیں تھا۔ آپ نے اپنے دونوں بھائیوں حضرت ابواحمد اور عبید اللہ اور اپنی بہنوں حضرت زینب بنت جحش، حَمنہ بنت جحش اور حضرت اُمّ حبیبہؓ کے ہمراہ دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی۔ آپ مدینہ ہجرت سے قبل مکہ آئے اور یہاں سے اپنے قبیلہ بنوغنم میں دُوْدَان کے تمام افراد کو ساتھ لے کر مدینہ پہنچے۔ انہوں نے اپنے رشتہ داروں سے مکہ کو اس طرح خالی کر دیا تھا کہ محلہ کا محلہ بے رونق ہو گیا اور بہت سے مکانات مقفّل ہو گئے۔

سوال آنحضرت ؐ نے حضرت عبداللہ بن جحش کو ان کے مکہ کے مکانات کے بدلے کیا بشارت عطا فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب بنوجحش بن رِئاب نے مکہ سے ہجرت کی تو ابوسفیان بن حرب نے ان کے مکان کو عمرو بن علقمہ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ جب یہ خبر مدینہ میں حضرت عبداللہ بن جحش کو پہنچی تو انہوں نے آنحضور ﷺ سے یہ بات عرض کی۔ اس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے عبداللہ کیا تو اس بات سے راضی نہیں ہے کہ خدا اس کے بدلہ میں تجھ کو جنت میں محل عنایت کرے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ ﷺ میں راضی ہوں۔ تو آپ نے فرمایا پس وہ محل تیرے واسطے ہے۔''

سوال آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جحش کو ایک سریہ پر روانہ کرتے وقت کیا لقب عطا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عبداللہ بن جحش کو رسول کریم ﷺ نے ایک سریہ میں وادیٔ نخلہ کی طرف بھیجا اور بھیجتے وقت آنحضور ﷺ نے ان کا لقب امیر المومنین رکھا۔ اس طرح حضرت عبداللہ بن جحش وہ پہلے خوش نصیب صحابی تھے جن کا دورِ اسلام میں امیر المومنین لقب رکھا گیا۔

سوال حضرت عبداللہ بن جحش اور ان کے ساتھیوں کو وادیٔ نخلہ میں کیا واقعہ پیش آیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے 2 ہجری میں حضرت عبداللہ بن جحش کو بارہ آدمیوں کے ساتھ نخلہ بھجوایا اور انہیں ایک خط دے کر ارشاد فرمایا کہ اسے دو دن کے بعد کھولا جائے۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے دو دن کے بعد کھولا تو اس میں لکھا تھا کہ تم نخلہ میں قیام کرو اور قریش کے حالات کا پتہ لگا کر ہمیں اطلاع دو۔ اتفاق ایسا ہوا کہ اس دوران میں قریش کا ایک چھوٹا سا قافلہ جو شام سے تجارت کا مال لے کر واپس آ رہا تھا وہاں سے گزرا۔ حضرت عبداللہ بن جحش نے ذاتی اجتہاد سے کام لے کر ان پر حملہ کر دیا جس کے نتیجہ میں کفار میں سے ایک شخص عمرو بن الحَضرَمی مارا گیا اور دو گرفتار ہوئے اور مال غنیمت پر بھی مسلمانوں نے قبضہ کر لیا۔

سوال حضرت عبداللہ بن جحش اور انکے ساتھیوں کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کے کیا مثبت نتائج ظاہر ہوئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ''واقعات بتاتے ہیں کہ اس وفد کو جس غرض کیلئے روانہ کیا گیا تھا اس میں ان کو پوری کامیابی ہوئی۔ حضرت عبداللہ بن جحش کے واقعہ سے سرداران قریش آگ بگولہ ہو گئے اور اس طیش اور غرور میں جلدی سے وہ ایک ہزار کے لگ بھگ مسلح افواج کے ساتھ اس زعم میں مقام بدر پر پہنچ گئے کہ وہ اپنے قافلے کو بچائیں اور وہ نہیں جانتے تھے کہ وہیں ان کی موت مقدر ہے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عبداللہ بن جحش کی قبولیت دعا کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اسحاق بن سعد بن ابی وقاص اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن جحش نے غزوہ اُحد کے دن دعا کی کہ اے اللہ! کل میرے سامنے ایسا شخص آئے جو حملہ کرنے میں سخت ہو اور اس کا رعب غالب ہو اس سے میں تیری خاطر قتال کروں اور وہ مجھ سے قتال کرے۔ وہ غالب آ کر مجھے قتل کر دے اور مجھ کو پکڑ کر میری ناک کان کاٹ ڈالے۔ پس جس وقت میں تیرے حضور حاضر ہوں تو تُو مجھ سے پوچھے کہ اے عبداللہ! کس کی راہ میں تیری ناک اور تیرے دونوں کان کاٹے گئے۔ میں عرض کروں کہ تیری اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی راہ میں۔ جواب میں تُو یہ کہے کہ تُو نے سچ کہا۔ حضرت سعد کہتے ہیں کہ اخیر دن میں مَیں نے ان کی ناک اور دونوں کانوں کو دیکھا کہ ایک دھاگے میں معلّق تھے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت کعب بن زید رضی اللہ عنہ کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دوسرا ذکر حضرت کعب بن زید کا ہے جو صحابی ہیں۔ آپ کا نام کعب بن زید بن قیس بن مالک ہے قبیلہ بنونجار سے آپ کا تعلق تھا۔ آپ غزوہ بدر میں حاضر ہوئے اور غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ کو اُمیّہ بن ربیعہ بن صخر کا تیر لگا تھا۔ آپ بئر معونہ کے اصحاب میں سے ہیں جہاں ان کے سب ساتھی شہید ہو گئے تھے۔ صرف آپ ہی زندہ بچے تھے۔

سوال حضور انور نے بئر معونہ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بئر معونہ وہ جگہ ہے جہاں آنحضرت ﷺ نے ایک قبیلے کے کہنے پر اپنے ستّر صحابہ کو بھیجا جن میں سے بہت سارے حافظ قرآن اور قاری تھے اور ان لوگوں نے دھوکہ سے ان سب کو شہید کر دیا سوائے حضرت کعب کے اور آپ بھی بئر معونہ کے واقعہ میں اس لئے زندہ بچے کہ آپ اس وقت پہاڑی پر چڑھ گئے تھے اور بعض روایات کے مطابق کفار نے حملہ کر کے آپ کو بھی بڑا شدید زخمی کر دیا تھا اور کافر آپ کو مردہ سمجھ کر چھوڑ گئے تھے، لیکن اس وقت آپ میں جان تھی اور اس کے بعد پھر کچھ دنوں میں وہ مدینہ پہنچے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صالح شُقران رضی اللہ عنہ کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: تیسرا ذکر حضرت صالح شُقران کا ہے۔ ان کا نام صالح تھا اور لقب شُقران تھا اور اسی سے آپ معروف تھے۔ حضرت صالح شُقران حضرت عبداللہ بن عوف کے حبشی نژاد غلام تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے ان کو اپنی خدمت گزاری کیلئے پسند فرمایا اور حضرت عبدالرحمن کو قیمت دے کر ان سے خرید لیا اور بعض روایات کے مطابق حضرت عبدالرحمن بن عوف نے ان کو بلا معاوضہ آنحضرت ﷺ کی نذر کیا تھا۔ حضرت صالح شُقران غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صالح شُقران کو قیدیوں کا نگران مقرر فرمایا۔ حضرت صالح شُقران جن لوگوں کے قیدیوں کی نگرانی کرتے تھے وہ بدلہ میں خود معاوضہ دیتے تھے۔ چنانچہ ان کو مال غنیمت سے زیادہ مال حاصل ہوا۔

سوال حضرت شقرانؓ کو کیا کیا سعادتیں حاصل ہوئیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت جعفر بن محمد صادق کہتے ہیں کہ حضرت شُقران اہل صُفّہ میں سے تھے۔ حضرت شُقران کو یہ سعادت حاصل ہوئی کہ رسول اللہ ﷺ کے غسل اور تدفین میں بھی شامل تھے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قمیص میں ہی غسل دیا گیا اور آپ کی قبر میں حضرت علی، حضرت فضل بن عباس، حضرت قُثم بن عباس اور حضرت شُقران اور حضرت اوس بن خَوَلی داخل ہوئے۔ حضرت شُقران اس بارے میں یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! میں نے ہی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نیچے مخملی چادر بچھائی تھی۔ غزوہ مُریسیع کے موقع پر نبی کریم ﷺ نے حضرت شُقران کو قیدیوں اور اہل مُریسیع کے کیمپوں سے جو مال ومتاع اور اسلحہ اور جانور وغیرہ ملے تھے ان پر نگران مقرر فرمایا تھا۔

سوال حضور انور نے حضرت مالک بن دخشم کے کیا حالات بیان فرمائے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اگلا ذکر حضرت مالک بن دُخشُم کا ہے۔ ان کا تعلق قبیلہ خزرج کے خاندان بنوغَنم بن عوف سے تھا۔ آپ کی ایک بیٹی تھیں جن کا نام فُرَیعَہ تھا۔ ابن اسحاق اور موسیٰ بن عُقبہ کے نزدیک آپ بیعت عقبہ میں شریک ہوئے تھے۔ حضرت مالک بن دُخشُم غزوہ بدر، اُحد، خندق اور اس کے بعد کے تمام غزوات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمرکاب رہے۔ سہیل بن عمرو قریش کے بڑے اور باعزت سرداروں میں سے ایک تھے۔ وہ جنگ بدر میں مشرکین کی طرف سے شامل ہوئے اور ان کو حضرت مالک بن دُخشُم نے قیدی بنایا۔

سوال حضرت مالک بن دخشم کو آنحضور ﷺ کے حکم کی تعمیل میں کیا عظیم خدمت انجام دینے کا موقع ملا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ تبوک سے واپسی پر مدینہ سے تھوڑے فاصلے پر ایک جگہ ذی اَوَان میں قیام فرمایا تو آپ کو مسجد ضرار کے بارے میں وحی نازل ہوئی۔ آپؐ نے حضرت مالک بن دُخشُم اور حضرت مَعن بن عَدی کو بلا بھیجا اور مسجد ضرار کی طرف جانے کا ارشاد فرمایا۔ حضرت مالک بن دُخشُم اور حضرت مَعن بن عدی تیزی سے قبیلہ بنوسالم پہنچے جو کہ حضرت مالک بن دُخشُم کا قبیلہ تھا۔ حضرت مالک بن دُخشُم نے حضرت معن سے کہا کہ مجھے کچھ مہلت دو یہاں تک کہ میں گھر سے آگ لے آؤں۔ چنانچہ وہ گھر سے کھجور کی سوکھی ٹہنی کو آگ لگا کر لے آئے۔ پھر وہ دونوں مسجد ضرار گئے اور ایک روایت کے مطابق مغرب اور عشاء کے درمیان وہاں پہنچے اور وہاں جا کر اس کو آگ لگا دی اور اس کو زمین بوس کر دیا۔''

......☆......☆......☆......

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 9116: مَیں آسمہ جبین زوجہ مکرم محمد عبدالنعیم صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 44 سال پیدائشی احمدی، ساکن 9038 کونسٹنٹ کورس، کولمبیا، میری لینڈ (امریکہ)، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2رمارچ 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ پلاٹ 219 sq mts بمقام حیدرآباد (انڈیا)، زیور طلائی 60 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 500 امریکہ ڈالر ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید نفیس   الامۃ: آسمہ جبین   گواہ: محمد اے. نعیم

مسل نمبر 9146: مَیں آزاد خان ولد مکرم نورالدین خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 35 سال پیدائشی احمدی، ساکن دارالسلام ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29رجولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: کرامت احمد خان   العبد: آزاد خان   گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9147: مَیں اختر آراء بیگم زوجہ مکرم مبارک احمد خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 59 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 1 (گارڈن وِلا) چندرشیکھر پور یو.پی اسکول (شری وِہار) پاٹیا ضلع بھونیشور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12رمئی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چوڑیاں 4 عدد 40 گرام، چین 2 عدد 40 گرام، برسلیٹ 2 عدد 10 گرام، کان کی بالیاں 5 جوڑی 25 گرام، انگوٹھی 5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) ہیرے کی انگوٹھی قیمت -/60,000 روپئے، حق مہر -/2,50,000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: حبیب الرحمن   الامۃ: اختر آراء بیگم   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9148: مَیں حمیدہ بیگم زوجہ مکرم سیف الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 32 سال، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 10.5 گرام، گلے کا ہار 3.5 گرام، انگوٹھی 2.5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، زیور نقرئی: پازیب 130 گرام، حق مہر: -/25,525 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: حمیدہ بیگم   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9149: مَیں امۃ الہادی زوجہ مکرم محمد فضل عمر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن دالئی ساہی ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 2 جوڑی، ہاتھ کا بالا 2 جوڑا، انگشتری 4 عدد، ناک کے پھول 2 عدد، گلے کا ہار ایک عدد (کل وزن 60 گرام 22 کیریٹ) حق مہر: -/50,500 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید   الامۃ: امۃ الہادی   گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9150: مَیں امۃ القیوم زوجہ مکرم فضل الرحمن صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 3 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از پنشن ماہوار -/9400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: امۃ القیوم   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9151: مَیں بشریٰ بیگم زوجہ مکرم ممتاز صدرالدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کی چین 15 گرام، گلے کا ہار 25 گرام، کان کے پھول 17 گرام، انگوٹھی 1 گرام، (تمام زیورات 22 کیریٹ) حق مہر -/10,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: بشریٰ بیگم   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9152: مَیں رافعہ بیگم زوجہ مکرم فاروق خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 60 سال پیدائشی احمدی، ساکن کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28رجولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 1 جوڑی 5 گرام 22 کیریٹ، حق مہر: -/4000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم   الامۃ: رافعہ بیگم   گواہ: جمال شریعت احمد

مسل نمبر 9153: مَیں فرحانہ نازنین زوجہ مکرم عنایت محمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن دالئی ساہی ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29 جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے جھمکے 2 جوڑی 5 گرام، کان کے پھول 5 گرام، گلے کا ہار 12 گرام، انگشتری 1 گرام، گلے کی چین 9 گرام، ہاتھ کا بالا 5 گرام، (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 40 گرام، حق مہر: -/40,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ہارون رشید   الامۃ: فرحانہ نازنین   گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9154: مَیں امۃ الصبور زوجہ مکرم ایس. نجیب احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی، ساکن پلاٹ نمبر F-78 سیکٹر 7 (سی.ڈی.اے) ڈاکخانہ مارکاٹ نگر ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18رجون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 2 عدد 44 گرام، کان کا جھمکا 10 گرام، چین 10 گرام، مانگ ٹیکا 5 گرام، لاکٹ 4 گرام، ہاتھ کے بالے 2 عدد 27 گرام، چوڑیاں 2 عدد 19 گرام، کان کے پھول 5 عدد 12 گرام، انگوٹھیاں 4 عدد 9 گرام، بسکٹ طلائی 10 گرام، ناک کا پھول 1 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: بازوبند 5 گرام، پازیب 10 گرام، لاکیٹ 1 گرام، حق مہر: -/40,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید نجیب احمد   الامۃ: امۃ الصبور   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 9155: مَیں شیخ نصیرالدین ولد مکرم شیخ کمال الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڑاہاٹ ضلع کیندرہ پاڑہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6راگست 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون الرشید   العبد: شیخ نصیرالدین   گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9156: مَیں فائزہ خاتون زوجہ مکرم شیخ فضل احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڑاہاٹ ضلع کیندرہ پاڑہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6راگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: کان کے پھول 5 گرام، گلے کی چین 10 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ،) زیور نقرئی: پازیب 30 گرام، حق مہر: -/12,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ

تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: فائزہ خاتون گواہ: سید فضل نعیم

مسل نمبر 9157: مَیں فائدہ بانو زوجہ مکرم یوسف خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 40 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: پلاٹ نمبر 5F/584 سیکٹر 9 (سی.ڈی.اے) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، مستقل پتا: کرڈاپلی (ٹگریہ) ضلع کٹک صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/جون 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: گلے کا ہار 3 عدد 45 گرام، کان کے پھول 6 سیٹ 20 گرام، انگوٹھی 2 عدد 5 گرام، ناک کے پھول 3 عدد 2 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ) زیور نقرئی: پازیب 2 سیٹ 100 گرام، حق مہر: -/30,000 روپئے جس میں سے زیوارت خریدے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: راشد جمال الامۃ: فائدہ بانو گواہ: خورشید احمد

مسل نمبر 9158: مَیں زبیدہ نسی بانو زوجہ مکرم مجیب الرحمن صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن ناصر آباد ڈاکخانہ کیرنگ ضلع خوردہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 29/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: قابل ادا، زیور طلائی: کان اور ناک کے پھول 1 تولہ 22 کیریٹ، زیور نقرئی: پازیب 10 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد الامۃ: زبیدہ نسی بانو گواہ: عبدالحلیم خان

مسل نمبر 9159: مَیں مہ رخ بیگم زوجہ مکرم شیخ عبدالرشید صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن مبارک پور ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر -/7000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: مہ رخ بیگم گواہ: شیخ عبدالرشید

مسل نمبر 9160: مَیں مھیمن بی بی زوجہ مکرم شیخ عرفان صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال تاریخ بیعت 1983، ساکن بیل پور (سمولیا) ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/300 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ایمۃ اللہ الامۃ: مھیمن بی بی گواہ: شیخ قربان

مسل نمبر 9161: مَیں رخسانہ بی بی زوجہ مکرم دلاور علی خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 42 سال پیدائشی احمدی، ساکن احمدیہ مسجد (نزد آر.این اسکول) ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی کان کے جھمکے 2 عدد 6 گرام 22 کیریٹ، حق مہر -/20,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: رخسانہ بی بی گواہ: شیخ عبدالرشید

مسل نمبر 9162: مَیں برہان احمد ولد مکرم شیخ اسحاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/80,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم العبد: برہان احمد گواہ: شیخ عبدالرشید

مسل نمبر 9163: مَیں روشن آراء بیگم زوجہ مکرم شیخ اسحاق صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: چوڑیاں 10 گرام، گلے کی چین 10 گرام، کان کے جھمکے 7.5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)، حق مہر: -/2000 روپئے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: روشن آراء بیگم گواہ: برہان احمد

مسل نمبر 9164: مَیں شیخ مختار علی ولد مکرم شیخ سلیمان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 28 سال تاریخ بیعت 2000، ساکن پار محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12/جولائی 2018 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ افسر علی العبد: شیخ مختار علی گواہ: شیخ عبدالرشید

مسل نمبر 9165: مَیں صالحہ خاتون زوجہ مکرم سراج خان صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 34 سال پیدائشی احمدی، ساکن پٹھان محلہ ڈاکخانہ سورو ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہاتھ کے بالے 2 عدد 20 گرام، کان کے جھمکے 2 عدد 7.5 گرام، کان کے ٹاپس 2 عدد 2.5 گرام، گلے کا ہار 15 گرام، انگشتری 2 عدد 5 گرام، ناک کا نتھ 2 عدد 3 گرام، گلے کا چین 15 گرام، زیور نقرئی: پازیب 70 گرام، حق مہر: -/50,000 روپئے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: صالحہ خاتون گواہ: سراج خان

مسل نمبر 9166: مَیں نصرت بی بی زوجہ مکرم شیخ احمتہ اللہ صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی، ساکن بیل پور ڈاکخانہ سمولیا (سورو) ضلع بالاسور صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/جولائی 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/1500 روپئے وصول شد، زیور طلائی 3 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید فضل نعیم الامۃ: نصرت بی بی گواہ: شیخ اسحاق خان

مسل نمبر 9167: مَیں شہناز نسرین زوجہ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 38 سال پیدائشی احمدی، ساکن بڑا ہاٹ ڈاکخانہ کیندرہ پاڑہ صوبہ اڈیشہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اگست 2018 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی 10 گرام 22 کیریٹ، زیور نقرئی 1 عدد پازیب، حق مہر -/30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/600 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ ہارون رشید الامۃ: شہناز نسرین گواہ: سید فضل نعیم

Love for All Hatred for None
99493-56387
99491-46660
Prop:Muhammad Saleem
MASROOR HOTEL
TEA, TIFFIN, MEALS, CHICKEN-BIRYANI, FAST-FOOD AVAILABLE HERE
Near Naidu Petrol Pump, Khammam Rd. Warangal (Telengana)
طالب دعا: محمد سلیم (جماعت احمدیہ ورنگل، صوبہ تلنگانہ)

NAIEM GARMENTS QILA BAZAR (POONCH) J&K
All kinds of Readymade Garments
Prop : MOHAMMAD SHER Contact : 9596748256

PHLOX
All for dreams

PHLOX EXIM(OPC) PRIVATE LIMITED
MARCHENT EXPORTER OF DERMA COSMETICS, COSMETICS, MEDICATED AND NUTRITIONAL PRODUCTS

OFFICE NO. B/205, SIGNATURE-II, BUSINESS PARK
SARKHEJ SANAND ROAD SARKHEJ CIRCLE
AHMEDABAD-382210, GUJARAT (INDIA)
Mob: +91 8335898045 Tel: +91 7966177405
E MAIL: PHLOXEXIM@GMAIL.COM
WEB: WWW.PHLOXEXIM.IN

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگولین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش: 2237-0471, 2237-8468

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
 # 2 - 14 -122 / 2 - B , Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم   وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders
e-mail:khalid@alladinbuilders.com

Prop. Mir Ahmed Ashfaq   Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses
Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

Prop: S.I.A.Javeed
Syed Lubaid Ahamed
Contact Details. : 080-22238666, 080-22918730
Mobile : 9900422539, 9886145274
Website : www.jnroadlines.com

J.N. ROADLINES
No.75
F.C. Complex
1st Main Road
K.P. New Extension
J.C. Road, Bangaluru
- 560 002

طالب دعا : سید اقبال احمد جاوید اینڈ فیملی (جماعت احمدیہ بنگلور، صوبہ کرناٹک)

سرمہ نور۔ کا جل۔ حب اطہرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدر الدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

NAVNEET JEWELLERS   نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Pro. B.S.Abdul Raheem
S.A. POULTRY HOUSE
Broiler Integration & Feeds
(Godrej Agrovet Ltd)

Office Address :
Cuttlery Building
Opp Pvt Bus Stand, Nellikatte, PUTTUR
Contact No : 9164441856, 9740221243

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

MBBS IN BANGLADESH
Why MBBS in Bangladesh?
• Secure Enviroment • Education at par with India • Food habits same as in India • Nearest to India, one can travel by road, by train & by air also • Good Faculty & Infrastructure

DEGREE RECOGNISED BY MCI/IMED/OTHER WORLD BODIES
The Admissions avaliable in following Medical Colleges
• Bangladesh Medical College Dhaka • Dhaka Community Medical College Dhaka • Dhaka National Medical College Dhaka • Holy Family Medical College Dhaka • Community Based Medical College Mymensingh • Monno Medical College Maniknagar • Uttara Adhynukh Medical College Dhaka • Tairunessa Medical College Dhaka • International Medical College Dhaka • TMSS Medical College Bogra • Green Life Medical College Dhaka • Popular Medical College Dhaka • Anwar Khan Modern Medical College Dhaka • Diabetic Medical College Faridpur • Ragaeb Rabeya Medical College Dhaka

Some of the Women's Medical Colleges are
• Addin Womens Medical College • Addin Sakina Medical College Jessore • Sylhet Womnes Medical College Sylhet • Z.H.Sikder Womens Medical College Dhaka • Uttara Womens Medical College Dhaka

Bilal Mir
Needs Education Kashmir
An ISO 9001:2008Certified consultancy
Qureshi Building Opposite Akhara Building Budshah chowk Srinagar-190001,Kashmir India
Mobile : +91 - 9419001671 & 9596580243

GRIP HOME
PROPERTY MANAGEMENT
طالب دعا
Mohammed Anwarullah
Managing Partner
+91-9980932695

#4, Delhi Naranappa Street
R.S. Palya, Kammanahalli
Main Road, Bangalore - 560033
E-Mail : anwar@griphome.com
www.griphome.com

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ○لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ○ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ○

اور اگر وہ بعض باتیں جھوٹے طور پر ہماری طرف منسوب کر دیتا تو ہم اسے ضرور داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ پھر ہم یقیناً اس کی رگ جان کاٹ ڈالتے۔ (سورۃ الحاقۃ 45 تا 47)

حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام بانی مسلم جماعت احمدیہ نے اسلام کی صداقت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اپنے رُوحانی تعلق پر متعدد مرتبہ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر بتایا ہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ ایسے اکثر و بیشتر ارشادات کو یکجا کر کے ایک کتاب

"خدا کی قسم"

کے نام سے شائع کی گئی ہے۔ کتاب حاصل کرنے کے خواہش مند حضرات بذریعہ پوسٹ کارڈ/ای میل **مفت** کتاب حاصل کریں۔

E-Mail : ansarkkq@gmail.com
Ph : 01872-220186, Fax : 01872-224186
Postal-Address:Aiwan-e-Ansar,Mohalla Ahmadiyya,Qadian-143516,Punjab
For On-line Visit :https//:www.alislam.org/urdu/pdf/khuda-ki-qasam.pdf

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

MARIYAM ENTERPRISES
SECURITY WITH COMFORT
Baseer Ahmed
9505305382, 9100329673
email: baseernafe.ahmed@gmail.com
CCTV SOLUTIONS

DVR • NETWORK VIDEO RECORDER • ATTENDANCE MACHINE
ELECTRONIC SECURITY LOCKS • VIDEO DOOR PHONES • HD CCTV CAMERAS

طالب دعا:
بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ
(ضلع محبوب نگر)
صوبہ تلنگانہ

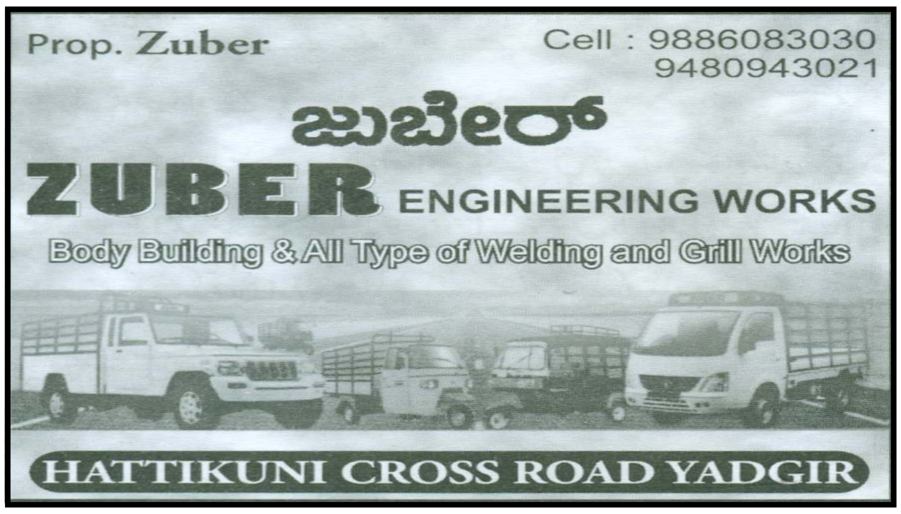

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)

99633 83271
Pro. SK.Sultan
97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 953053272

Prop. Tanveer Akhtar
8010090714, 8447373088
FANZY COLLECTIONS
Exclusive Place for Coats, Pants
Indo-Wester, Jeans & Sherwani
A-5, Buddha Tower, Near Noida Sector-18, Metro Station
Atta Market, Sector-27, Noida - 201301

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدر آباد
(صوبہ تلنگانہ)

KONARK Nursery
Hyderabad
MUZAMMIL AHMED
Mobile: +91 99483 70069
konarknursery@gmail.com
www.facebook.com/konarknursery
www.konarknursery.com
Plants for Seasons & Reasons...
Cactus . Seculents . Seeds
Landscaping – Rental Plants – Exports – Imports

UNIKCARE HOSPITAL
Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

جماعتی رپورٹیں

سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت

مجلس انصاراللہ بھارت نے مورخہ 12 تا 14 اکتوبر 2018 اپنا سالانہ اجتماع جلسہ گاہ ''بوستان احمد'' قادیان میں منعقد کیا۔ اجتماع کے بابرکت دن کا آغاز نماز تہجد سے کیا گیا جو مکرم مولانا سیّد کلیم الدین احمد صاحب مبلغ سلسلہ وقاضی دارالقضا قادیان نے پڑھائی۔ نماز فجر کے بعد مکرم مظفر احمد ناصر صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے درس دیا۔ بعدہ مزار مبارک سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے اجتماعی دعا کروائی۔ بعدہ انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

افتتاحی تقریب: صبح ساڑھے نو بجے افتتاحی تقریب کا آغاز محترم مولانا زین الدین حامد صاحب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم مولانا سلطان احمد ظفر صاحب ناظم ارشاد وقف جدید نے کی۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد انصاراللہ دوہرایا۔ تمام حاضرین نے بھی کھڑے ہوکر آپ کے ساتھ یہ عہد دوہرایا۔ بعدہ مکرم کے نذیر احمد عطار صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے حضور انور ایدہ اللہ کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم سیّد نصیر الدین صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ بھارت نے سالانہ رپورٹ پیش کی اور مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب صدر موازنہ کمیٹی نے موازنہ مجالس کی مختصر رپورٹ پیش کی۔ بعدہٗ مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ آخر پر آپ نے دعا کروائی اور افتتاحی تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ بعد نماز جمعہ ''بوستان احمد'' میں انصار کے ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ شام ساڑھے پانچ بجے حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا لائیو خطبہ جمعہ اجتماع گاہ میں سنایا گیا۔ بعدہ رات آٹھ بجے اجتماع گاہ میں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ اس کے بعد ایک ڈاکومنٹری دکھائی گئی۔

دوسرے دن کا آغاز بھی نماز تہجد سے ہوا۔ بعدہ مسجد دارالانوار میں مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت کی صدارت میں مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔ اس دوران جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔

خصوصی نشست: ٹھیک 9:30 بجے اجتماع گاہ میں مکرم محمد حمید احمد غوری صاحب نائب صدر مجلس انصاراللہ بھارت کی زیر صدارت ایک خصوصی علمی نشست کا انعقاد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم قمر الحق خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم وحید الدین شمس صاحب نے پڑھی۔ پہلی تقریر محترم مولانا منیر احمد خادم صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد جنوبی ہند نے ''تربیت اولاد میں اراکین انصاراللہ کا کردار'' کے موضوع پر کی۔ دوسری تقریر محترم مولانا محمد حمید کوثر صاحب ناظر دعوۃ الی اللہ مرکزیہ نے ''خلافت کے ساتھ سچی وابستگی کے فیوض و برکات'' کے موضوع پر کی۔ آخری تقریر مکرم مولانا محمد کریم الدین شاہد صاحب نے ''قیام نماز اور انصاراللہ'' کے موضوع پر کی۔ بعدہ صدر جلسہ نے صدارتی خطاب کیا۔ خصوصی نشست کے بعد اجتماع گاہ میں علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ نماز ظہر وعصر کے بعد ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے۔

تیسرے دن بھی نماز تہجد باجماعت ادا کی گئی۔ نماز فجر ودرس کے بعد جامعہ احمدیہ کے احاطہ میں ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ٹھیک 9 بجے اجتماع گاہ میں علمی مقابلہ جات کا آغاز ہوا۔

اختتامی اجلاس: شام پانچ بجے اختتامی اجلاس کی کارروائی محترم فاتح احمد خان صاحب ڈاہری وکیل تعمیل وتنفیذ برائے بھارت نیپال بھوٹان کی زیر صدارت شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم امان علی صاحب آف آسام نے کی اور اس کا اردو ترجمہ مکرم سیّد کلیم الدین احمد صاحب مبلغ وقاضی سلسلہ نے پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد محترم صدر صاحب مجلس انصاراللہ بھارت نے عہد انصاراللہ دوہرایا جبکہ محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے عہدِ وفائے خلافت دوہرایا۔ مکرم شیخ محمود احمد صاحب صدر اجتماع کمیٹی نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اس کے بعد مہمان خصوصی مکرم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے خطاب فرمایا۔ بعدہ محترم وکیل صاحب تعمیل وتنفیذ لندن، مکرم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان اور مکرم صدر مجلس انصاراللہ بھارت کے ہاتھوں سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی کتاب ''ذکر الٰہی'' کے ہندی ترجمہ کی رسم اجراء ہوئی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب عمل میں آئی۔ آخر پر صدر اجلاس محترم وکیل صاحب تعمیل و تنفیذ برائے بھارت نیپال بھوٹان نے دعا کروائی اور اس طرح یہ بابرکت اجتماع اپنے اختتام کو پہنچا۔

(منصور احمد مسرور، منتظم رپورٹنگ سالانہ اجتماع مجلس انصاراللہ بھارت)

سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت

لجنہ اماء اللہ وناصرات الاحمدیہ بھارت نے مورخہ 12 تا 14 اکتوبر 2018 قادیان دارالامان میں بمقام بستان احمد اپنا سالانہ اجتماع منعقد کیا۔ افتتاحی اجلاس مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ بھارت کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ پرچم کشائی کے بعد ساڑھے نو بجے تلاوت قرآن مجید سے اجتماع کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ عہد لجنہ و ناصرات کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سُنایا گیا۔ صدر اجلاس کے افتتاحی خطاب اور سالانہ رپورٹ لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ بھارت 2017-2018 کے بعد لجنہ و ناصرات کے علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ممبرات کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ سے علمی مقابلہ کے لیے دو مارکیاں بنائی گئی تھیں۔ دوران اجتماع محترم ناظر اعلیٰ صاحب قادیان نے پردے کی رعایت سے ''فرض نمازوں کی ادائیگی اور عائلی زندگی کو بہتر بنانے میں ایک عورت کی ذمہ داری'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اسی طرح دوران اجتماع پردہ اور اعمال صالحہ کے موضوع پر لجنہ اماء اللہ قادیان وحیدرآباد نے خصوصی تربیتی سیمینار کیے۔ اس موقع پر ایک دلچسپ مشاعرہ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ دوران اجتماع لجنہ اماء اللہ قادیان نے سوشل میڈیا کے فوائد اور نقصانات اور لجنہ اماء اللہ صوبہ کیرالہ نے سالانہ کارگزاری پر ڈاکیومنٹریز پیش کیں۔ اجتماع سے ایک دن قبل ورزشی مقابلہ جات کرائے گئے۔ اختتامی اجلاس مکرمہ بشریٰ پاشا صاحبہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید ونظم کے بعد سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا بصیرت افروز پیغام پڑھ کر سنایا گیا۔ بعدہ حسن کارکردگی میں نمایاں پوزیشن لینے والی مجالس اور علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والی لجنہ و ناصرات میں انعامات تقسیم کیے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اس اجتماع میں بھارت کے 20 صوبہ جات سے 140 مجالس کی 470 ممبرات لجنہ وناصرات نے شرکت کی۔

(نصرت بیگم بدر، معاونہ صدر لجنہ بھارت)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ 16 اکتوبر 2018 کو بعد نماز عشا جماعت احمدیہ کپتان بنجرہ ضلع کھمم میں مکرم شیخ ناگول میرا صاحب کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم عزیزم عطاء السلام نے کی۔ نظم مکرم شفیق احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ مکرم شفیق احمد صاحب اور خاکسار نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

(شیخ ریاض احمد، معلم سلسلہ کپتان بنجرہ، ضلع کھمم)

ہفتہ قرآن کریم

☆ مورخہ 1 تا 7 اگست 2018 جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر میں ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ پہلا اجلاس مکرم محمد عثمان پاشا صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ''تلاوت قرآن کریم کی اہمیت و برکات'' کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی۔ اسی طرح ساتوں دن اجلاس میں علمائے کرام نے قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر تقریر کی۔ (محمد رفیق پالاکرتی، معلم سلسلہ وڈمان، ضلع محبوب نگر)

☆ جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ میں مورخہ 12 تا 18 اگست 2018 احمدیہ مسجد فضل عمر میں ہفتہ قرآن کریم کے اجلاسات منعقد ہوئے۔ پہلے دن مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ کی زیر صدارت جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد قرآن مجید کی عظمت واہمیت اور برکات کے موضوع پر تقریر ہوئی۔ اسی طرح باقی دنوں میں بھی جلسے منعقد ہوئے جن میں تلاوت ونظم کے بعد قرآن کریم کے متعلق مختلف موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

(طیب احمد خان، مبلغ انچارج محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ)

دارالبیعت لدھیانہ وکمرہ چلہ کشی ہوشیارپور

مورخہ 25۔26 اکتوبر 2018 کو طلبا واساتذہ جامعہ احمدیہ قادیان نے دارالبیعت لدھیانہ وکمرہ چلہ کشی ہوشیارپور کی زیارت کی۔ دونوں مقدس مقامات پر جلسے منعقد ہوئے جن میں طلبا کو ان مقامات کا تعارف کرایا گیا اور ان کی اہمیت وعظمت سے آگاہ کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے طلبا واساتذہ کو یہاں دعاؤں، ذکر الٰہی اور تلاوت قرآن کریم کا موقع ملا۔ مورخہ 26 اکتوبر کر بخیریت قادیان مراجعت ہوئی۔

(ایس۔ایم بشیرالدین، پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان)

دعائے مغفرت

افسوس کہ جماعت احمدیہ کٹک کے ایک مخلص احمدی مکرم تارکیشور احمد صاحب مورخہ 4 اکتوبر 2018 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ مرحوم مقامی مجلس عاملہ کے ممبر تھے۔ تبلیغ اسلام واحمدیت کا بھرپور جذبہ تھا۔ مرحوم آرہ صوبہ بہار کے رہنے والے تھے۔ ہندو مذہب سے اسلام میں داخل ہوئے۔ مخالفت کی وجہ سے بہار سے ہجرت کرکے جماعت احمدیہ کٹک میں بس گئے تھے۔ افراد خاندان میں سے کوئی بھی احمدی نہیں ہے۔ مرحوم کی تدفین احمدیہ قبرستان کٹک میں ہوئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے آمین۔

(سیدابونصر تبشیر احمد، امیر جماعت احمدیہ کٹک)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 67 Thursday 8 - November - 2018 Issue. 45

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.700/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

جب تک حقیقی خلافت قائم ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں کے خلاف فیصلہ نہیں ہوگا، جو قرآن اور سنت ہے اسکے مطابق ہی ہوگا

ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ خلیفہ وقت کی جماعت سے متعلق جو ہدایات ہیں ان پر عمل کرے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 2؍نومبر 2018 بمقام مسجد بیت الرحمن، میری لینڈ (امریکہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ہر شخص مرد ہو یا عورت جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اس کا صرف اتنا اعلان ہی اسے حقیقی احمدی نہیں بنا دیتا کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانتا ہے، آپ کے دعوے کو مانتا ہے بلکہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک حقیقی احمدی بننے کیلئے بعض شرائط رکھی ہیں بعض ذمہ داریاں ڈالی ہیں بعض فرائض کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اگر ان پر عمل کرو گے، ان کو ادا کرو گے تو تبھی حقیقی رنگ میں میری جماعت میں شمار ہو گے۔ عملی احمدی بننے کیلئے اپنی تمام تر صلاحیتوں اور استعدادوں کے ساتھ ان باتوں پر عمل کرنا ضروری ہے جنکی حضرت مسیح موعودؑ نے ایک احمدی سے توقع فرمائی ہے۔

آپؑ نے فرمایا کہ بیعت کنندہ کو اول انکساری اور عجز اختیار کرنا پڑتا ہے اور اپنی خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ ہیں کہ خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: بعض لوگوں میں خودی اور نفسانیت کی یہ حالت ہے کہ ایک عہدے دار دوسرے عہدے دار سے ناراض ہو کر ایک جگہ میری موجودگی کے باوجود مسجد میں نمازوں کیلئے حاضر نہیں ہوا۔ اسلئے کہ اس عہدے دار سے اسکے تعلقات ٹھیک نہیں تھے۔ خودی اور نفسانیت اس حد تک بڑھ گئی کہ خلافت کی بیعت کا دعویٰ تو ہے لیکن کوئی اس کا پاس نہیں ہے۔ خلیفہ وقت وہاں موجود ہے اور اس کے پیچھے نمازیں پڑھنے جانا ہے نہ کہ کسی عہدیدار کی خاطر مسجد میں آنا ہے اور خود بھی عہدیدار ہے۔ تو یہ حالت اگر ہو تو پھر ایسے احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ پس اَنا کو مارنا پڑتا ہے خودی اور نفسانیت سے الگ ہونا پڑتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر بیعت کے وقت وعدہ اور ہے اور پھر عمل اور ہے تو دیکھو یہ کتنا بڑا فرق ہے کتنا بڑا تضاد ہے تمہاری باتوں میں۔ تم اپنے ایمانوں اور اعمال کا محاسبہ کرو کہ کیا ایسی تبدیلی اور صفائی کر لی ہے کہ تمہارا دل خدا تعالیٰ کا عرش ہو جائے۔ مَیں تمہیں بار بار نصیحت کرتا ہوں کہ تم ایسے پاک صاف ہو جاؤ جیسے صحابہ نے اپنی تبدیلی کی۔ انہوں نے سالوں بلکہ نسلوں کی دشمنیوں کو صرف خدا تعالیٰ کی خاطر محبت پیار اور بھائی چارے میں بدل دیا۔ انہوں نے جب شرک سے توبہ کی تو مخفی تر شرک سے بھی بچنے کی کوشش کی۔ مخفی شرک کیا ہے؟ یہی کہ اسباب کی پرستش کی جائے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعمال میں ریاء سے کام لینا اور مخفی خواہشات میں مبتلا ہونا یہ بھی شرک ہے۔ اگر کوئی شخص دینی حکم کو پس پشت ڈال کر دنیاوی خواہشات کو پورا کرتا ہے تو شرک کا مرتکب ہوتا ہے۔ جو شخص کسی اپنے کام اور مکر اور فریب اور تدبیر کو خدا کی سی عظمت دیتا ہے یا کسی انسان پر بھروسہ رکھتا ہے جو خدا تعالیٰ پر رکھنا چاہئے یا اپنے نفس کو وہ عزت دیتا ہے جو خدا کو دینی چاہئے ان سب صورتوں میں وہ خدا تعالیٰ کے نزدیک بت پرست ہے۔

حضور انور نے فرمایا: کسی نے مجھے کہا کہ لوگ خلیفہ وقت کو اس حد تک اونچا مقام دے دیتے ہیں کہ گویا وہ شرک کی حد تک چلے گئے ہیں۔ واضح ہو کہ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت ﷺ کی غلامی میں دنیا سے شرک ختم کرنے آئے تھے۔ پس یہ کسی طرح بھی ممکن نہیں کہ آپ کی سچی خلافت کسی بھی قسم کے شرک کو بڑھانے والی ہو یا ہوا دینے والی ہو۔ خلافت کا تو بنیادی کام ہی شرک کا خاتمہ اور توحید کا قیام ہے اور اس مشن کی تکمیل کرنا ہے جس کیلئے حضرت مسیح موعودؑ مبعوث ہوئے۔ ہاں خلافت کا احترام قائم کرنا خلیفہ وقت کا کام ہے اور وہ اس کی ذمہ داری ہے اور وہ کرے گا اور اسلئے کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق اور آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق خلافت کے ذریعہ توحید کا پیغام دنیا میں پھیلنا ہے اور دنیا سے شرک کا خاتمہ ہونا ہے۔ پس بعض کچے دماغوں میں جو ایسے خیالات تربیت کی کمی کی وجہ سے ابھرتے ہیں وہ انہیں اپنے ذہنوں سے نکال دیں۔

توحید کے قیام کی کوشش اور شرک سے اپنے ماننے والوں کے دلوں کو پاک کرنے کے اہم کام کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں جو توجہ دلائی اور جس پر ہماری بیعت لی وہ جھوٹ اور اخلاقی برائیوں سے بچنا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ فَاجۡتَنِبُوا الرِّجۡسَ مِنَ الۡاَوۡثَانِ وَاجۡتَنِبُوۡا قَوۡلَ الزُّوۡرِ کہ پس بتوں کی پلیدی سے احتراز کرو اور جھوٹ کہنے سے بچو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے جھوٹ کو بھی ایک نجاست اور رجس قرار دیا ہے۔ دیکھو یہاں جھوٹ کو بت کے مقابل رکھا ہے اور حقیقت میں جھوٹ بھی ایک بت ہی ہے ورنہ کیوں سچائی کو چھوڑ کر دوسری طرف جاتا ہے۔ جھوٹ بھی ایک بت ہے جس پر بھروسہ کرنے والا خدا پر بھروسہ چھوڑ دیتا ہے سو جھوٹ بولنے سے خدا بھی ہاتھ سے جاتا ہے۔ حضور انور نے فرمایا: پس اگر توحید کا دعویٰ ہے اگر خدا تعالیٰ کی عبادت کا دعویٰ ہے اگر حقیقی مسلمان بننے کا دعویٰ ہے تو پھر جھوٹ کو اپنے اندر سے ہمیں نکالنا ہوگا اور جھوٹے کو بھی نکالنا ہوگا۔ یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ بعض چھوٹی چھوٹی غلط بیانیاں جھوٹ نہیں ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے کسی چھوٹے بچے کو کہا کہ آؤ میں تمہیں کچھ دیتا ہوں اور پھر وہ اسے دیتا کچھ نہیں تو یہ جھوٹ میں شمار ہوگا۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خاص طور پر ایک برائی سے بچنے کی نصیحت فرمائی ہے بلکہ بیعت کی شرائط میں سے بھی ہے وہ زنا ہے۔ آپؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وَلَا تَقۡرَبُوا الزِّنٰۤی۔ یعنی زنا کے قریب مت جاؤ یعنی ایسی تقریبوں سے دور رہو جس سے یہ خیال بھی دل میں پیدا ہو سکتا ہو حضور انور نے فرمایا: آجکل کے زمانے میں ٹی وی ہے انٹرنیٹ ہے اس پر ایسی غلط قسم کی فلمیں دکھائی جاتی ہیں جن میں کھلے عام زنا کی تحریک کی جاتی ہے پس ایسی چیزوں سے بچنا ہر احمدی کا کام ہے۔ کئی گھروں میں اس وجہ سے لڑائی جھگڑے ہیں۔ کئی گھر اس وجہ سے ٹوٹ رہے ہیں یا ٹوٹ چکے ہیں کہ خاوند بیٹھا فلمیں دیکھ رہا ہے یا انٹرنیٹ پر بیٹھا ہوا ہے۔ کئی نوجوان اس وجہ سے برباد ہو رہے ہیں اور غلط صحبت میں پڑ رہے ہیں کیونکہ ننگی اور غلط فلموں کو دیکھنے کی عادت ہے۔ پس ایک احمدی کو خاص طور پر ان چیزوں سے بچنا چاہئے۔

پھر ایک حقیقی احمدی بننے کیلئے حضرت مسیح موعودؑ نے ہر قسم کے ظلم سے بچنے کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی ہے۔ آنحضرت ﷺ سے سوال کیا گیا کہ سب سے بڑا ظلم کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بڑا ظلم یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے بھائی کے حق میں سے ایک ہاتھ زمین دبا لے یعنی اس پر قبضہ کر لے۔ پس کسی کے حقوق دبانا بہت بڑا ظلم اور گناہ ہے۔ اسکا بھی باریکی کے ساتھ ہر احمدی کو جائزہ لینا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت مؤمن ہونے کی اہم شرط ہے بلکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کی پیدائش کا مقصد ہی عبادت قرار دیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ نماز ہر ایک مسلمان پر فرض ہے۔ آنحضرت ﷺ کے پاس ایک قوم اسلام لائی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں نماز معاف فرما دی جائے۔ مویشیوں وغیرہ کی وجہ سے کپڑے بھی ہمارے خراب ہو جاتے ہیں فرصت بھی نہیں ہوتی تو آپ نے فرمایا کہ دیکھو جب نماز نہیں ہے تو ہے ہی کیا۔ وہ دین ہی نہیں جس میں نماز نہیں۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں آنحضرت ﷺ کا ایک ارشاد ایسا ہے جو یقیناً ہمارے دلوں کو ہلا دینے والا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور نجات پا لی اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضور انور نے فرمایا: پھر ایک انتہائی ضروری بات جس پر ہر احمدی کو نظر رکھنی چاہئے وہ اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگنے کی طرف مستقل توجہ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کہ لوگوں کو عذاب دے جبکہ وہ استغفار کر رہے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس زمانے میں جو آجکل کا زمانہ ہے قرآن کریم کی یہ دعا پڑھتے رہنا چاہئے کہ رَبَّنَا ظَلَمۡنَاۤ اَنۡفُسَنَا ٜ وَاِنۡ لَّمۡ تَغۡفِرۡ لَنَا وَتَرۡحَمۡنَا لَنَکُوۡنَنَّ مِنَ الۡخٰسِرِیۡنَ کہ اے اللہ ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اگر تو ہمیں نہ بخشے گا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ماننے والوں کے لئے یہ بھی بنیادی شرط رکھی ہے کہ وہ حقوق العباد کی ادائیگی کرنے والے ہوں اور اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو کسی بھی قسم کی تکلیف پہنچانے سے گریز کریں۔

حضور انور نے فرمایا: پھر تکبر ایک بہت بڑی برائی ہے جس سے بچنے کی اللہ تعالیٰ نے ہمیں قرآن کریم میں تلقین فرمائی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے اس بارے میں بہت توجہ دلائی ہے آپؐ نے فرمایا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جا سکے گا۔ حضور انور نے فرمایا: ہر احمدی کو اس سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ حضور انور نے مالی قربانی کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے دنیا بھر کی جماعتیں مالی قربانیوں میں بڑھ رہی ہیں لیکن چندے کا جو باقاعدہ مالی نظام ہے اسکو دیکھنے سے پتا لگتا ہے کہ بہت کمی ہے۔ اس طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اگر صحیح شرح سے چندہ دینا شروع کریں تو میں سمجھتا ہوں کہ مساجد کی تعمیر اور دوسرے جماعتی کاموں کیلئے پھر بہت کم علیحدہ تحریک کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا: آج آخری بات جس کی طرف میں توجہ دلانی چاہتا ہوں وہ اطاعت ہے۔ بعض ٹیڑھے مزاج کے لوگ یا منافقانہ سوچ رکھنے والے لوگ یہ کہتے رہتے ہیں کہ معروف فیصلہ پر عہد ہے اور کہتے ہیں کہ خلیفہ وقت کے بعض فیصلے معروف نہیں ہوتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ اسکی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ لفظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے بھی آیا ہے۔ قرآن کریم میں آتا ہے کہ وَلَا یَعۡصِیۡنَکَ فِیۡ مَعۡرُوۡفٍ اور معروف باتوں میں تیری نافرمانی نہیں کریں گے۔ آپ فرماتے ہیں کہ کیا اب ایسے لوگوں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عیوب کی بھی کوئی فہرست بنا لی ہے کہ کون سی آپ صحیح بات کہیں گے اور کون سی غلط کہیں گے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

حضور انور نے فرمایا کہ طاعت در معروف یا معروف فیصلہ جس کی پابندی ضروری ہے وہ اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے احکامات ہیں۔ پس جب تک حقیقی خلافت قائم ہے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے حکموں کے خلاف فیصلہ نہیں ہوگا۔ جو قرآن اور سنت ہے اسکے مطابق ہی ہوگا۔ ہر شخص جو اپنے آپ کو جماعت کا حصہ سمجھتا ہے اس کا یہ فرض ہے کہ خلیفہ وقت کی جماعت سے متعلق جو ہدایات ہیں ان پر عمل کرے۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ اگر میری طرف منسوب ہونے والوں اور میری بیعت میں آنے والوں کی اصلاح نہیں ہوتی اور وہ اللہ اور اسکے رسول کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگیاں نہیں گزارتے تو ایسی بیعت بے فائدہ ہے۔ پس ہمارے احمدی ہونے کا فائدہ تبھی ہے جب ہم اس حقیقت کو سمجھ کر اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھتے ہوئے اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad